صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 21 جون 2019ء بمطابق 17 شوال المکرم 1440ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدرات پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ○ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ○ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ○ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ○ اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ○ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ○ وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ○ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ○ وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ○ وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ ۙ○ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیم۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Item No. 02, 'Leave Applications'۔ ان معزز اراکین اسمبلی کی چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب فخر جہان صاحب ایم پی اے، 21 جون، پختون یار ایم پی اے صاحب، 21 جون، منظور ہے آپ کو؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: Item No. 03, 'Announcement'۔ معزز اراکین اسمبلی! چونکہ بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ تعداد میں ممبران اسمبلی نے اپنے نام جمع کرائے ہیں لیکن وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و ضوابط کے طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ تین کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں:

1۔ قائد حزب اختلاف تیس منٹ

2۔ پارلیمانی لیڈرز بیس منٹ

3۔ ممبران صاحبان دس منٹ

لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مقررہ کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں نیز غیر ضروری بحث سے اجتناب کیا جائے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 20-2019 پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب! بجٹ سیشن ہے اور یہ پہلا دن ہے، اس صوبے کی ساری چیزیں وابستہ ہیں اس بجٹ سے اور آج آپ حال دیکھ رہے ہیں کہ صرف ایک وزیر خزانہ اور ایک ہمارے دو اور وزراء ہیں اور ایم پی ایز بھی نہیں ہیں۔ اگر ابھی کوئی کورم کی نشاندہی کرے تو بڑی شرمندگی ہو گی اور بڑے ادب کے ساتھ اس حکومت نے اس جمہوریت کو ایک تماشہ بنایا ہے اور جمہوری اداروں کی تذلیل ہو رہی ہے۔ سپیکر صاحب! حکومتیں اس طرح نہیں ہوتیں۔ وہ گیلری بھی خالی ہے (سرکاری افسران کی گیلری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) وہ گیلری بھی خالی ہے، یہاں پر بھی کچھ

نہیں ہے اور مجھے آپ بتادیں کہ میں صرف آپ کو سپیچ کر رہا ہوں یا اس چار بندے جو صحافی بیٹھے ہیں، وہ بھی نہیں ہیں، یہ کیا ہے جی، یہ ڈرامہ ہے، یہ اسمبلی ہے، یہ حکومت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہمارے وزیر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں جی، وہ آپ کے پوائنٹس نوٹ کریں گے،بجٹ تقریر انہوں نے کی ہے جی۔

قائد حزب اختلاف: فنانس منسٹر بیٹھے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہے جی، یہ اس اسمبلی کے ساتھ ایک مذاق سا بنایا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سیکرٹریز صاحبان کی Attendance لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف: میں ذرا عینک ڈال کر دیکھوں کہ ادھر ہمارے سیکرٹریز میں سے کون ہے، کچھ وہ میں دیکھ لوں ایک سائیڈ دوسرے پہ۔ میرے خیال میں یہاں پر میری حیثیت کی تقریر جو ہے یہ پھر میرے خیال میں یا میرے ساتھ مذاق ہے یا آپ کے ساتھ ہے یا اس ایوان کے ساتھ ہے تو آپ اپنی ٹیم کو پوری کریں اور اس کے بعد پھر میں تقریر کروں گا، یہ گپ شپ بھی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹریز صاحبان کی Attendance لے کر آئیں۔ (حاضری لسٹ کو دیکھتے ہوئے) جو سیکرٹریز صاحبان یا ایڈیشنل سیکرٹریز صاحبان یا ڈپٹی سیکرٹریز صاحبان نہیں ہیں، دس منٹ کے اندر اندر وہ اسمبلی پہنچ جائیں جی اور چیف سیکرٹری صاحب کو اور سی ایم صاحب کو اس کی انفارمیشن اور یہ لیٹر بھی دے دیں کہ جو اس میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے، اس کے خلاف وہ ایکشن لیں جی۔ (تالیاں) درانی صاحب! میں ریکویسٹ کروں گا ہمارے منسٹرز اور بھی آ گئے ہیں جی۔

قائد حزب اختلاف: جب بھی کوئی بجٹ اجلاس ہوتا ہے، اس میں چیف منسٹر خود آتا ہے، اس میں وزراء سارے آتے ہیں، وہ پوائنٹس نوٹ کرتے ہیں۔ میں تو جب بات کروں گا تو صرف فنانس پہ نہیں کروں گا، وہاں پر ایجوکیشن آئے گی سامنے، وہاں پر ہیلتھ آئے گی، وہاں پر ایگریکلچر آئے گی، اس میں سے اور بھی بہت سے ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس پہ ہم بات کریں گے۔ ابھی یہ جو میں کچھ دیکھ رہا ہوں یا تو یہ خود بے چارے تنگ ہیں، چونکہ پچھلے بجٹ کا بھی کچھ خرچ تو نہیں ہوا ہے کسی حلقے میں بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب! فنانس منسٹر اور یہ سب پوائنٹس نوٹ کریں گے، آپ نے جتنی بھی۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ابھی بھی اپوزیشن تو بے چاری ویسے بھی اس کے ساتھ جو سلوک ہے لیکن گورنمنٹ کے اپنے ممبران نالاں ہیں کہ ہم کیوں یہاں پر آجائیں، ان کو بھی کوئی گھاس نہیں ڈالتا جو گورنمنٹ کے

ممبرز ہیں تو اگر اپوزیشن کے ساتھ یہ ہے تو پھر گورنمنٹ کے (ممبرز) بے چارے بھی اسی طرح ہیں۔ ابھی نو مہینے میں ایک روپیہ فنڈ کسی ممبر کو نہیں ملا، ایک ٹرانسفارمر کی مرمت کے لئے کسی کو کچھ نہیں دیا گیا، کسی ممبر کے حلقے میں ایک کلاس فور بھرتی نہیں ہوا، تو یہ کیا ہے؟ یہ حکومت ہے؟ یہ تو حکومت (قہقہہ لگاتے ہوئے) میرے خیال میں وہی جو خواہشات والی ہے، خیالات والی ہے، ہم نہیں تو کون ہوں گے، اب نہیں تو کب ہوگا۔ ابھی تو سارا کچھ الٹا ہے، نہ کوئی کام ہے، نہ کوئی گورنمنٹ کو توجہ دے رہا ہے، نہ کوئی اس اسمبلی کو اہمیت دے رہا ہے، میرے خیال میں واک آؤٹ، یہ کیا ہیں یہ؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب! زه به بیا ریکویسټ او کړم چې ستارټ کړئ، ګنې نو بیا به ئې د یو دس منټ د پاره 'ایډجرنډ' کړو، دس منټ د پاره به او کړو، دس منټ د پاره به 'ایډجرنډ' کوؤ، دس منټ پس به بیا راځو جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی کچھ دیر کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہاؤس ان آرڈر جی۔ آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں جی۔ شفیع اللہ صاحب اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں جی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب، اپوزیشن لیڈر صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب! آپ کی بہت زیادہ کاوش کے بعد بھی رونقیں بحال نہ ہوئیں، ابھی ہم کیا کریں؟ آپ نے تو یہاں پر اسمبلی کی جو کارروائی ہے، وہ تو آپ لوگوں نے سنیچر اور اتوار کی چھٹی بھی ختم کی ہے، اس پہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر پھر ایم پی ایز کی کیا پوزیشن ہوگی۔ تو ایک تو یہ ہے کہ اس پر ذرا نظر ثانی کریں کہ آیا واقعی جو آج کا حال ہے اور پھر سنیچر، اتوار پہ جب ان کو آپ بلاتے ہیں اور وہاں پر ان کی غم شادی میں ضرورت ہوتی ہے تو پھر تو اور بھی ہمیں بہت بڑی شرمندگی ہوگی۔ تو پلیز ایک تو بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں، بجٹ سپیچ سے پہلے کہ اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی اس میں آپ خود بھی میرے ساتھ بیٹھے تھے بلکہ میری اور آپ کی ایک نشست تھی، تو آپس میں کافی باتیں ہوئیں اور آپس میں ایک Agreement بھی طے ہوا اور وہ یہ تھا کہ پورے اپوزیشن کی طرف سے اس میں شیر اعظم خان بھی بات کرنا چاہتے ہیں، نگہت بھی کرنا چاہتی تھی، سردار صاحب بھی، بابک صاحب لیکن آپ لوگوں نے کہا کہ نہیں

آپ ایک بات کر لیں اور سب کی نمائندگی کریں جو بھی باتیں موجودہ صورتحال میں ہیں لیکن اس Commitment کے بعد جب میں یہاں پر کھڑا ہوا تو سپیکر صاحب میرا مائیک 'آن' نہیں کر رہا تھا۔ اگر بڑوں کی Commitment نہ ہو، آپس میں جب ہم بیٹھیں، اعتماد کا رشتہ نہ ہو اور وہ ٹوٹ جائے تو پھر یہ اسمبلی کس طرح چلے گی؟ تو بڑے ادب کے ساتھ، اس وقت بھی ہم نہیں چاہتے تھے مگر مجبوراً، اور پھر جب آپ کی چیئر سے ہو کہ مائیک پھر بند ہو، شور آپ لوگ کریں تو باہر آپ بتائیں گے کہ شور اپوزیشن کر رہی ہے یا گورنمنٹ دعوت دے رہی ہے؟ تو اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس پہ Respond کروں گا کہ تھوڑا آپ نے ذکر کیا کہ آپ موجود تھے۔ بالکل جی میں موجود تھا، اس میں یہ بات ہوئی تھی کہ آپ بات کریں گے لیکن اس میں یہ بھی Decide ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کوئی ممبر آگے نہیں آئے گا۔ میڈم نگہت کی بات ہوئی تھی، باقی ایم پی ایز، تو آپ کی تقریر سے پہلے ان کے پمفلٹ جو تھے وہ سامنے آ گئے، انہوں نے پمفلٹ لیا تھا، ڈائس کے سامنے آ گئے تھے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میں نے آتے ہوئے سب کو سنبھالا، نگہت کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ڈائس کے سامنے وہ نہ آتے تو سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ بالکل مائیک کو۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: محمود جان صاحب! میری بات سن لیں، آج کل تو ریکارڈ کی باتیں ہیں۔ سپیکر صاحب نے فون کیا نگہت کو اشتعال دلانے کے لئے کہ وہ ضرور کچھ کریں، وہ ہمارے پاس موجود ہے، نگہت نے نہیں کیا ہے جب میں کھڑا ہوں گا، نگہت بیٹھی رہی گی اور سارے بیٹھے رہیں گے، اپوزیشن میرا اتنا احترام کرے گی کوئی بھی نہیں اٹھے گا، (تالیاں) سوچ بھی نہیں سکتا، میں آپ کو بتادوں۔ اب آپ لوگ یہ بہانے نہ بنائیں، یہ تو میں نے وہی بات کی، اس کے بعد اور بھی Commitments ہیں تو پھر آپ لوگ کہیں گے کہ اس کے بعد یہ ہوا، وہ ہوا، تو پھر تو وہی صورتحال ہو گی جس طرح آپ لوگوں نے کہا۔ اور مجھے چیف منسٹر صاحب نے گھر میں دعوت دی اور میں نے اس کے گھر جانے سے انکار کیا کہ آپ کا گھر ابھی ہمارا نہیں ہے، آپ نے بھارت اور پاکستان کا بارڈر بنایا ہے اپنے گھر کو، اگر آپ سپیکر کے گھر آنا چاہتے ہیں تو آپ کے ساتھ ہماری بیٹھک ہو گی، پھر وہ ادھر آ گئے۔ اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ یہ تو ابھی بجٹ ہے، پاس ہو جائے گا، جو ہماری باتیں ہیں، ان پر عمل نہ ہو پھر تو یہی ہنگامے ہوں گے۔ ابھی جی بجٹ پہ آتا ہوں، پہلی بات میں دیکھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب اور آپ، یہ منسٹرز صاحبان پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں سب کے۔

قائد حزبِ اختلاف: جی ہاں، پہلی بار میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر ایک طریقہ کار ہوتا تھا، بجٹ تقریر جو ہوتی تھی وہ سپیکر اور اسمبلی کا سیکرٹری ہی ہم میں تقسیم کرتے تھے، بجٹ کی 'بکس' اسمبلی کے حوالے کر کے پھر اسمبلی کا عملہ وہ ہمیں پہنچاتے تھے۔ اس بار جب ہوا تو میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا کہ مجھے بجٹ کی تقریر دے دیں، اس نے کہا مجھے بھی نہیں ملی ہے، مجھے بجٹ کی کتابیں دے دیں، اس نے کہا مجھے بھی نہیں دی ہیں، ابھی اگر سیکرٹری بھی، میرا سپیکر بھی ان کتابوں سے بالکل دور ہوں اور پھر وہ کتابیں مجھ سے چھپانے کی کوشش کر لیں اور پھر جو ہمیشہ طریقہ کار تھا کہ ساری 'بکس' دیتے تھے، ابھی چار کتابیں دیں اور باقی USB دی، تو ہم جیسے پرانے لوگ اس میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تو پھر دو دن تو نہیں، پھر تو پانچ چھ دن لگنے چاہیئے اور USB میں بھی اس طرح کیا ہے، میں بتاؤں گا کہ ایک مد کو دوسرے مد میں شامل کیا ہے اور دوسرے کو دوسرے میں کہ کسی کو پتہ نہ چلے، ابھی یہ کیا ہے؟ یہ کیا چھپانے والی باتیں ہیں، ہم سے کیوں بجٹ، Provincial receipts کی بک جو ہے، دوسرے دن ہمارے فنانس سیکرٹری کو میں نے فون کیا، USB میں بھی بہت کم ہے، اس میں نہیں ہے، اور پھر میرے پی ایس نے جا کر شکیل سے 'بکس' دوسرے دن لا کر وہاں پر انہوں نے چھپوائی گئیں فنانس سے، تو اگر آپ ہمیں بجٹ کی کتابیں بھی نہیں دے رہے ہیں، بجٹ بھی ہم سے چھپا رہے ہیں، بولنے کا موقع بھی نہیں دیتے ہیں تو کیا بنے گا جی؟ (تالیاں) یہ کدھر ہم جا رہے ہیں؟ ابھی پہلے بجٹ میں میری آپ سپیچ پھر نکالیں، اگر نہیں ہے فنانس منسٹر صاحب کو دے دیں، سیکرٹری صاحب کو میں ریکویسٹ کر کے آپ کے لئے میں لے لوں گا۔ پہلے بجٹ میں میں نے جو باتیں کیں، وہ بالکل سچ نکلیں۔ یہ دوسرا بجٹ ہے، ایک بجٹ نو مہینے کا، دس مہینے کا یہاں پر ہم نے پاس کیا اور مجھے موقع ہے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے کہ میں دوسرے بجٹ پر اظہار خیال کر رہا ہوں اور یہ ہمیشہ وطیرہ ہوتا ہے لیکن میں نے اس طرح نہیں دیکھا کہ بجٹ پیش کرتے وقت اعداد و شمار سے کھیل کر اور اپنی کارکردگی اور مہارت کے لئے ہمیشہ فنانس منسٹر کچھ ایسی باتیں کرتا ہے جو کہ وہ ذہنوں کو مفلوج کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس بار بھی اس طرح ہوا اور پہلی دفعہ بھی، پچھلے سال کی بجٹ میں میں نے دو چیزوں کی نشاندہی کی تھی، وہ ریکارڈ پر ہے۔ میں ایسی بات نہیں کروں گا جو یہاں پر اسمبلی کے فلور پر ریکارڈ پر نہ ہو اور حکومت نے ان دونوں باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی لیکن ابھی میں Prove کروں گا کہ میری وہ دونوں باتیں سچ ثابت ہوئیں۔ میرا ایک پوائنٹ یہ تھا کہ بجٹ 19-2018 تقریباً 65 ارب روپے خسارے کا بجٹ ہے، یہ میرے الفاظ تھے، آپ کے ہاں ریکارڈ پہ ہے لیکن اعداد کی ہیرا پھیری

سے اس کو متوازن بجٹ بنایا گیا ہے ورنہ یہ خسارے کا بجٹ ہے اور اعداد و شمار میں بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ اب اس سال کے آخر میں میری بات بالکل سچ ثابت ہوئی۔ 2018-19 میں خسارے اور آمدن کی تفصیل کچھ یوں ہے: Total Budget Estimates 2018-19، 648 ارب روپے اور Revised Estimates 2018-19، 587 ارب روپے، فرق کتنا آیا؟ یہ میں نہیں کہتا، یہ میں نے آپ کی کتابوں سے نکالا ہے، فرق آگیا 61 ارب اور میری تقریر تھی کہ 60 سے 65 ارب کا خسارے کا بجٹ ہے۔ Annual Budget Estimates کے فگرز سے صاف پتہ چلتا ہے کہ 648 ارب روپے غلط تھا اور اس کو سال کے دوران Revised کر کے 587 کروایا گیا جو کہ 61 روپے خسارہ ظاہر کرتا ہے اور یہ میری بجٹ تقریر تھی، وہی بات ہے۔ دوسری بات جو میں نے کی تھی کہ 2018-19 میں بجٹ کے بارے میں یہ تھی کہ محصولات غلط پیش کر رہے ہیں، اس کے اعداد بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں، وہ بھی سالانہ Budget Estimates میں ظاہر کئے گئے ہیں اور فگرز بالکل عیاں ہیں۔ Provincial Consolidated Fund Receipts کی تفصیل۔ General Revenue Receipts, Tax and Non-Tax receipts، 532 ارب، Revised Estimates، 493 ارب، فرق کتنا آیا، 39 ارب۔ Development Receipts، 71 ارب، Revised Estimates، 56 ارب، فرق کتنا آیا، 15 ارب۔ Capital Receipts، 5 ارب، Revised Estimates، 2.5، فرق کتنا آیا، 2.5 ارب۔ Financing from Cash Balance in saving، 39 ارب، Revised Estimates، 37 ارب، 2 ارب کا فرق ہے۔ Provincial Own Receipts، 65 ارب اور ابھی جو فگرز آئے ہیں، وہ ہیں 18 ارب، فرق کتنا آیا، 7 ارب کا، ابھی اوپر جو تفصیلات میں نے دیں، اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ فگرز سارے غلط تھے اور پچھلے بجٹ میں بالکل عوام کو بھی اور اس اسمبلی کو بھی غلط اعداد و شمار پیش کئے گئے تھے جو کہ استحقاق بنتا ہے اس اسمبلی کا کہ اس اعداد و شمار کا جو غلط پیش کئے گئے ہیں، اس کا فنانس منسٹر سے بھی پوچھیں اور حکومت سے بھی پوچھیں کہ اس ایوان میں غلط بیانی کیوں کی گئی ہے؟، یہ بات میری نوٹ کر لیں جناب سپیکر صاحب! اب میں آتا ہوں 2019-20 بجٹ پر، اگلے سال کا بھی بجٹ سرپلس نہیں تھا بلکہ خسارے کا بجٹ تھا، کیونکہ محصولات میں ایسے تخمینے پیش کئے گئے تھے جو قابل حاصل معلوم نہیں ہوتے اور پچھلے سال کی طرح موجودہ بجٹ کو بھی 900 ارب کی بجائے 900 ارب پیش کیا ہے اور یہ ہونا چاہیئے تھا جو پچھلے بجٹ کے حساب سے آپ اس کو رکھیں گے تو پھر 815 ارب، یہ اوپر کے

فگرز جو900تک گئے ہیں، یہ بالکل غلط ہیں، یعنی19-2018میں648ارب کے بجٹ میں61ارب بھی محصولات میں کم ہوئے اور900ارب کا بجٹ، 85ارب روپے کا خسارہ سال کے آخر میں کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔آج میری بات آپ دوبارہ نوٹ کرلیں کہ ابھی جب خسارہ سال کے بعد آئے گا تو اس بار 61 نہیں بلکہ 85ارب کا خسارہ ہوگا اور اب یہ پیش کر رہے ہیں بلکہ اگلے سال کا بجٹ 45ارب سرپلس نہیں بلکہ 40ارب خسارے کا ہے، محصولات میں 815ارب ہوں گے اور اخراجات جو اس سال ہیں، وہ ہیں 855، محصولات ہیں 815اور اخراجات ہیں 855، 855 سے منفی کرکے 815 کو تو فرق آگیا جناب 40 ارب روپے کا، حکومت نے اگلے سال وفاق سے محصولات میں تخمینہ لگایا تھا721ارب روپے کا جو کہ بالکل غلط ہے، چونکہ وفاق اپنے ریونیو اہداف کو نہ پچھلے سال حاصل کرسکا بلکہ 500ارب اس میں کمی آئی ہے اور نہ اس سال وہ اہلیت رکھتی ہے کہ اس میں وہ اتنی آمدن لائے۔دوسری بات یہ ہے کہ حکومت نے پچھلے سال Cash Balance میں تقریباً24ارب روپے دوبارہ ظاہر کئے ہیں، Cash Balance ظاہر کرنے کا مطلب بالکل یہ نہیں ہے کہ یہ حکومت خوب کفایت شعاری کی وجہ سے Cash Balance میں اگلے سال کے لئے مہیا ہوں گے بلکہ سچ بات یہ ہے کہ اس سال بھی 24ارب Liability ہے، آپ کے پاس بھی کنٹریکٹرز آئے ہوں گے، میرے سارے ممبران کے پیچھے بھی کنٹریکٹرز آئے ہیں کہ ہمارے بلز بنے ہیں اور ہمیں پیسے نہیں مل رہے ہیں، فنانس ریلیز نہیں کر رہے ہیں اور یہ 24ارب جو ہیں، یہ وہی Liability ہے جو اگلے سال پھر دوبارہ اس سے Manage ہوگی اور جو بل ٹھیکیداروں کے بنائے گئے ہیں، اسی کو دیں گے جون کے فوراً بعد، تو ادھر تو شامل کیا لیکن ادھر سے پھر یہی پیسہ کنٹریکٹرز کے حساب کتاب میں خرچ ہوا ہے لیکن ابھی تک دیا نہیں ہے۔ ترقیاتی پروگرام حکومت کی ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔اگلے سال بجٹ میں تو بڑے دعوے کئے گئے کہ ہم نے پنجاب کی اے ڈی پی سے 31ارب کم اور سندھ کی اے ڈی پی سے 34ارب زیادہ کئے ہیں، یہ میرے فنانس منسٹر صاحب کی بجٹ تقریر تھی لیکن مختص شدہ رقم کی حالت زار اگر سال کے آخر میں دیکھی جائے تو Foreign Project Assistance کی مختص شدہ رقم جو کہ 42ارب روپے ہے، یہ ایک تہائی بھی خرچ نہیں ہوتی اور نہ کبھی خرچ ہوئی ہے، تو اگر 27ارب Foreign Projects، 82ارب روپے جو کہ فاٹا کے Merged area کے ایلوکیشن کو نکال کر، چونکہ یہ ہمارے بجٹ میں پہلے نہیں تھے، یہ پہلا سال ہے جو کہ ہمیں 82ارب روپے فاٹا میں مل رہے ہیں، تو 24اور 82 تو اگلے سال کے لئے رہ جاتا ہے صرف، کتنا، 210ارب، فنانس منسٹر صاحب میری

باتیں نوٹ کرلیں، جو رواں سال تھا، جو گزر گیا، ابھی موجودہ 21ارب کم ہے اور پنجاب اور پھر سندھ سے تو کوئی اس کا موازنہ نہیں ہے۔ اگر میرے پچھلے بجٹ سے وہ 24ارب کم ہے تو میرا فنانس منسٹر کس طرح دعویٰ کرتا ہے کہ وہ سندھ سے بھی زیادہ ہے اور وہ فگرز جو فاٹا کے ہمیں ملے ہیں، وہ بھی اس میں شامل کرتا ہے کہ یہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔ یہاں ایک بات کا ذکر میں ضرور کروں گا کہ دہشتگردی اور محرومیوں سے ہمارے فاٹا کا پرانا ایریا جو ابھی ضم ایریا ہے، وہ لوگ اتنے تنگ آ چکے ہیں کہ آج بھی اگر آپ اسمبلی سے باہر نکلے تو وہاں پر بے چارے ملازمین بیٹھے ہیں فاٹا سیکرٹریٹ کے، ہڑتال پہ ہیں، صبح میرے گھر آئے تھے، وہ Surplus pool میں دیئے گئے ہیں اور یہاں پر دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں دیں گے اور جو Already ہیں، ان کی ڈیمانڈ ہے، 'آل' فاٹا اور ایف ڈی اے کے پراجیکٹ، کنٹریکٹ، ایڈہاک، ڈیلی ویجز، ارجنسی ملازمین کو پراونشل پراجیکٹ ریگولیشن ایکٹ 2018 کے تحت ایک سٹیپ پروموشن کے ساتھ مستقل کیا جائے جس کے لئے موجودہ ایکٹ میں ترمیم یا نیا ایکٹ منظور کیا جائے۔ فاٹا سیکرٹریٹ کے 117 اور FDA ریگولر ملازمین کو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا اپنے 'پے رول' پر ایک سٹیپ پروموشن کے ساتھ ایڈجسٹ کرلے، فنانس اینڈ پلاننگ کے باقی ماندہ سات افسران، بی پی ایس 17 کے ہیں، ان کو کیڈر دیا جائے اور فاٹا ڈی سی کے لئے اپنا علیحدہ سیل بنایا جائے، خیبر پختونخوا کی حکومت کسی ایک ڈیپارٹمنٹ میں تو وہاں پر بے چارے وہ تو ابھی بھی وہاں پر ہڑتالوں پہ ہیں، ان کو بے روزگار کیا جارہا ہے اور یہاں پر گورنمنٹ سبز باغ دکھا رہی ہے کہ ہم نے فاٹا میں شہد اور دودھ کی نہریں بہانا شروع کی ہیں اور ان شاء اللہ یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا۔ ابھی فاٹا کے عوام کو، جو وزیراعظم کی سپیچ ہے، میرے چیف منسٹر کی سپیچ ہے، میرے فنانس منسٹر کی سپیچ ہے، اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ہزار ارب دس سالوں میں ہم دیں گے اور سالانہ ہم ایک ہزار روپے فاٹا کو دیں گے اور ابھی میں فنانس منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نے بجٹ میں فاٹا کے لئے کتنی رقم ڈالی ہے، اس نے صرف 82ارب روپے کی گرانٹ ترقیاتی پروگرام کے لئے رکھی ہے، اس میں بھی غلط بیانی کی ہے، فاٹا کے عوام کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے کہ وہاں پر 100 بلین بتاتے ہیں اور میری کتاب میں جو میرے پاس موجود ہے اور میں اس فلور پہ کہہ رہا ہوں، وہ ہے 82ارب تو اس میں بھی آپ دیکھیں کہ تقریباً 12ارب کی چوری ہوئی ہے جو کہ بہت زیادتی ہے۔ ابھی آتے ہیں کہ یہ پیسے تو ہم فاٹا کو ہمیشہ دیتے ہیں لیکن پھر وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوتا ہے اور یہ

پیسے پھر خرچ نہیں ہوتے ہیں، منسٹر جنگلات صاحب! آپ مجھے ذرا اس کو سننے دیں اور پھر آپ کا موقع آنے والا ہے، پھر میں بات کروں گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طفیل! ہاؤس ان آرڈر کریں، احتشام! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

حزب اختلاف: فارغ ہو گئے جی، بات شروع کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: ان سے پوچھوں؟ جناب! میری ایک تجویز ہے کہ چونکہ یہ 82 ارب روپے ہم فاٹا کو دیں گے، وہاں پر کرفیو ہے، وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، اس میں سے دو ارب بھی خرچ نہیں ہوں گے اور پھر کیا ہو جاتا ہے، اس کو دوبارہ پراونشل بجٹ میں واپس لے آتے ہیں اور پھر یہاں پر ہماری اپنی جو بھی مرضی ہے ایلوکیشن ادھر ہی کرتے ہیں، آخری جو چار مہینے ہیں، جو ہمارے ہاں کچھ ایسے بھی ہیں کہ وہ زیادہ قریب کے لوگ ہوتے ہیں اور جب آتے ہیں تو ہم Releases ان سکیموں سے ادھر ہی کر لیتے ہیں جہاں پر فنڈ خرچ نہ ہو، میری ایک تجویز ہے کہ FATA Development Act کے ذریعے FATA Merged Area Development Fund قائم کیا جائے اور فاٹا کے لئے مختص رقم ہر سال اس میں ٹرانسفر کی جائے تاکہ فاٹا کے فنڈ پر صرف فاٹا کے لوگوں کا حق ہو، صوبائی اور وفاقی حکومت اس مختص شدہ فنڈ کو ہڑپ کر کے دوبارہ واپس نہ کریں، اگر ایک سال خرچ نہ ہو تو یہ وہاں پر جب آپ Merged areas کے لئے ڈیویلپمنٹ فنڈ رکھیں گے جس طرح آپ کا PEDO ہے تو وہ وہاں پر دوبارہ نہیں آئے گا بلکہ خرچ نہ ہونے کے بعد قبائلیوں کے لئے اپنا حق وہاں پر رہے گا اور یہ میری پرزور سفارش بھی ہے اور تجویز بھی ہے اور اس فنڈ کا طریقہ استعمال اور ٹرانسفر کا طریقہ کار فوراً بنانا چاہیئے تاکہ فاٹا کے لوگوں میں احساس محرومی پیدا نہ ہو اور یہ فنڈ جو ہے ایک مذاق نہ ہو۔ ابھی ایک اے ڈی پی سکیم ہے فاٹا کے لئے، جناب فنانس منسٹر صاحب! جو آپ نے ڈالی ہے، اے ڈی پی نمبر 55 صفحہ نمبر 5، "Carrier Building Short Courses for Tribal District Youth and Multiple Trade"، یہ ایک سکیم آپ نے ڈالی ہے، اے ڈی پی میں Reflect ہے لیکن پلیز اس میں سے آپ کا صفر ہے، ایک روپیہ بھی آپ کا نہیں ہے، صرف قبائلیوں کی آنکھوں میں ایسی باتیں ڈالنے کے لئے مزید وہ قوم جو ہے اور وہ لوگ جو ہیں، اس کے متحمل نہیں ہیں اور کوئی رقم اس کے لئے مختص نہیں ہے لیکن اس کے لئے یہ سکیم رکھی ہے، میں نے بتایا۔ جناب! اے ڈی پی میں بلین ٹری پلانٹیشن کے لئے ایک ہزار 65 ملین روپے تو رکھے

جاتے ہیں دوبارہ لیکن بلین ٹری سونامی نے اس صوبے کو آگ میں دھکیل دیا ہے، روزانہ ایک خبر آتی ہے کہ وہاں پر آگ لگی ہے اور جنگلات جل رہے ہیں لیکن عوام کہہ رہے ہیں کہ جنگلات جل نہیں رہے ہیں جلائے جارہے ہیں (تالیاں) اور میں نے خود بھی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ثوبیہ شاہد صاحبہ! موبائل پہ آپ بات نہ کریں فلور پہ، ثوبیہ شاہد صاحبہ! موبائل پہ بات نہ کریں آپ۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب! یہاں پر ایک کمیشن بنااور میرے بڑے ذمہ دار منسٹر یہاں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے میرے ساتھ Agree کیا، کمیشن بنا چند دن کے لئے اور پھر جو ہم نے تاریخ رکھی، بڑی اچھی میٹنگ ہوئی تو پھر یہاں سے فیصلہ کیا گیا کہ اپوزیشن نے پیسے لئے ہیں، ابھی نہیں جانا چاہیئے، یہ بھی چوری کو چھپانے کے لئے ایک حربہ ہے لیکن ہم پہلے بھی اس کو یہ کھیل نہیں کرنے دیں گے اوران شاء اللہ ابھی بھی میں اس فلور پہ چونکہ اپوزیشن کی باتیں حکومت نے مان لی ہیں اور ڈیڈ یک کمیٹیوں سے ہم نے جو Resign کیا تھا، وہ واپس لیے ہیں، بجٹ اجلاس کے فوراً بعد بلین ٹری کی دوبارہ ایک میٹنگ بلائی جائے (تالیاں) اور ہم ان شاء اللہ بتائیں گے کہ کون سے اضلاع ہیں، جہاں جہاں پہ آگ لگی ہوئی ہے، وہ آگ کا بھی ثبوت پیش کریں گے کہ کس نے لگائی ہے، کیوں لگائی ہے اور اس ایریا کو بھی دیکھیں گے ان شاء اللہ، ابھی تو مزید اے ڈی پی میں اس کے لئے اتنے پیسے رکھنا اور اپوزیشن کو پچھلا حساب نہ دینا، میں تو آپ سے ایک مطالبہ کروں گا، میرے پاس ابھی مختلف اضلاع کے لوگ آئے ہیں کہ ہم نے دس مہینے نوکری کی مگر ہمیں تنخواہ نہیں ملی، میرے دفتر میں اتنی درخواستیں جمع ہوئی ہیں ان غریب لوگوں کی کہ وہاں پر جو کام کے لئے رکھے تھے اور ان کو پیسے نہیں مل رہے ہیں، سب سے پہلی ہماری درخواست یہ ہو گی کہ ان غریب لوگوں کو، بٹگرام کا ایک ایریا ہے، اس سے مجھے ابھی ہفتہ پہلے لوگ آئے تھے، (مداخلت) تورغر نہیں جو نیچے شاہ حسین جس سے ایم پی اے بنتا ہے، اس کا میں نام بھول گیا، (مداخلت) الائی، الائی کے لوگ آئے تھے کہ ایک بات اور بھی تھی جو نواز وہاں سے ایم این اے ہے، اس کے لوگوں کو پوری تنخواہ مل گئی لیکن چونکہ ہم اپوزیشن کے مزدور ہیں ہمیں تنخواہ نہیں مل رہی، ابھی اس حد تک جب بات آجاتی ہے، میرے ساتھ آپ زیادتی کریں، میرے ممبر سے کریں لیکن میرے مزدور سے بھی آپ زیادتی پہ لگے ہوئے ہیں تو میں کس طرح برداشت کروں گا؟ آپ میرے مزدور کو بھی نہیں چھوڑ رہے ہیں، آپ میرے ضلع کے حلقے کو بھی فنڈ سے نکال رہے ہیں، اس پہ بھی میں آؤں گا۔ اس پہ میں ایک اور

تجویز دے رہا ہوں، فنانس منسٹر صاحب! میری اس بات کو ذرا غور سے دیکھ لیں، اگر آپ فاٹا کے ساتھ مخلص ہیں اور وزیراعظم آکر فاٹا میں اعلانات کرتا ہے تو یہاں پر فاٹا کے سارے بچے جو کہ جوان ہیں، وہ بے روزگار ہیں اور جس طریقے سے آپ ان کو کل سرٹیفکیٹ دے رہے تھے، یہ نمائشی باتیں ہوتی ہیں جو چیف منسٹر صاحب جو کوئی قرضہ دے رہا تھا، کیا تھا؟ یہ قرضے، یہ ہم نے بہت سی عمر میں، اپنی عمر میں دیکھی ہیں یہ باتیں، اگر آپ مخلص ہیں تو 30 ہزار بندوں کو فاٹا کے لئے 20 ہزار ماہانہ لگا کر تین سال کے لئے Fixed pay پہ بھرتی کر لیں اور یہ اس طرح Settled کا بھی، چونکہ اس پہ بھی میں آؤں گا کہ آپ نے عمر کی حد ابھی 63 سال کی، اس کے نقصانات بھی ابھی آپ کو بتاؤں گا۔ تو ٹوٹل بجٹ جو آپ 30 ہزار لوگوں کو دیتے ہیں بیس بیس ہزار روپے Settled کے اور ٹوٹل فاٹا کے لوگوں کو دے دیں جو بجٹ کا صرف ایک اعشاریہ تین فیصد بنتی ہے ٹوٹل رقم اور وہاں پر تیس ہزار خاندان Settled کے اور تیس ہزار خاندان جو ہیں، وہ فاٹا کے Merged area کے آباد ہو جائیں گے اور پھر یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیئے تاکہ یونیورسٹی میں جو گریجویٹ بے روزگار نکلتے ہیں، ان کو کوئی موقع ملے۔ جناب! زراعت ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس صوبے میں ویسے بھی زراعت نہ ہونے کے برابر ہے تو موجودہ اے ڈی پی میں صرف 9.5 ارب روپے مختص کر دیئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا صرف چار فیصد ہے اور ایسی سکیمیں ڈالی ہیں، ایسی سکیمیں ڈالی ہیں کہ وہ آپ کو نظر نہیں آئیں گی، وہ ہوائی ہیں، زمیندار کے کسی گروپ سے کسی نے رابطہ نہیں کیا، ہمیشہ جب بجٹ بنتا ہے تو بزنس مین سے بھی رابطہ ہوتا ہے، ایگریکلچر کے زمینداروں کو بھی بلایا جاتا ہے کہ آپ کی مشکلات کیا ہیں لیکن یہاں پر تو میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم عقل کل ہیں، ایگریکلچر پہ بھی ہمیں عبور ہے، انڈسٹری پہ بھی ہمیں عبور ہے اور باقی چیزوں پہ بھی ہے، تو یہاں پر اس صوبے میں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سر! کہ وائنڈ اپ کریں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> کوالٹی 'سیڈ' کے لئے خیبر پختونخوا میں ایگریکلچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا ایک ادارہ تھا جو کہ حکومت پہ بوجھ نہیں تھا اور جب ابھی یہ محکمہ ختم کیا گیا تو وہی محکمہ تھا جس نے چھ کروڑ روپے بھی حکومت کو دے دیئے اور یہ 'سیڈ' بروقت زمینداروں کو مہیا کرتا تھا تو میری گزارش ہو گی کہ ایگریکلچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بحال کیا جائے اور فنانس منسٹر صاحب! ایگریکلچر کے لئے ذرا دیکھ لیں کہ یہاں پر اس کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں، ابھی تو ہم ایگریکلچر کے لوگوں پہ بھی ٹیکس لگا رہے ہیں، وہ بھی ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں ہیں، ان

کے اوپر ٹیکس لگا رہے ہیں، ادھر ان کو نہ ٹیوب ویل کی سہولت ہے، جو بارانی ایریا ہے اور جہاں پر نہری نظام ہیں، وہ بھی بالکل تباہ ہے۔ابھی ہم آپ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب! آدھا گھنٹہ اپوزیشن کے لیڈر کے لئے ہم نے دیا تھا، اگر آپ وائنڈ اپ کریں تو بہتر ہو گا جی۔

(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں آپ تو میرے برخوردار بھی ہیں اور میرے سپیکر بھی ہیں، کبھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی ممبران کو بھی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: کبھی اپوزیشن کے لیڈر کے ٹائم کا بھی تعین ہے؟ میں نے، شہباز شریف صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ہم نے اناؤنس کیا تھا۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: شہباز شریف صاحب نے تین دن تقریر کی ہے، ابھی میں تو چار دن ضرور کروں گا۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چار دن نہیں پانچ دن کریں سر! آپ کے ممبر ز پھر نہیں کریں گے جی۔

قائد حزب اختلاف: ذرا آپ تحمل سے رہیں اور میری آپ سے ایک گزارش ہے کہ اپوزیشن کو تنبیہہ کرنے کی بجائے ادھر تنبیہہ کریں کہ اپنی حاضری یقینی بنائیں، یہ بڑی اچھی بات ہو گی۔ ہمارے بھی جنوبی اضلاع ہیں، ہمارے بھی جنوبی اضلاع ہیں، جنوبی اضلاع ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر۔

قائد حزب اختلاف: اس بجٹ میں جنوبی اضلاع میں سارا وہاں پر آپ کے ایگریکلچر کا دارومدار ہے، لاکھوں ایکڑ زمینیں آباد ہیں، Irrigated بھی ہیں اور بارانی بھی ہیں، آپ نے نہ ایری گیشن میں، نہ ایگریکلچر میں وہاں سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے نہ کوئی ایک ٹیوب ویل رکھا ہے اور نہ نہری نظام کا انتظام کیا ہے اور دیکھو نا یہ ایک ہی اہم سکیم ہے "چشمہ فرسٹ لفٹ کینال" اور یہاں پر آپ نے بجٹ میں اس کے لئے جو پیسے رکھے ہیں، وہ شرمناک ہیں، آپ کی پوری آبادی اس صوبے کی ہے، وہ چشمہ فرسٹ لیفٹ کینال پہ ہے لیکن میں یقین جانئے وہ فگر ز نہیں بتا سکتا جو 35 فیصد آپ دے رہے ہیں اور 65 فیصد وفاق دے رہا ہے

اور آپ نے اب اس میں اپنے پیسے جو رکھے ہیں، وہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ پچھلی حکومت میں یہاں پر پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے، 13 ارب روپے صرف بجٹ میں ایڈورٹائزمنٹ کے لئے رکھے تھے نمائش کے لئے، میں ملکی اداروں سے بھی اور یہاں پر جو کمیٹی ہے انفارمیشن کی، اس سے بھی گزارش کروں گا، 1.8 ارب روپے صرف میڈیا ایڈورٹائزنگ پہ لگائے ہیں اور دو کروڑ روپے میرے چشمہ فرسٹ لیفٹ کینال کے لئے رکھے ہیں، یہ ساری نمائش تھی، پانچ سال میں کیا ہوا ہے مجھے بتادیں؟ پورے صوبے میں مجھے ایک میگا پراجیکٹ بتادیں جو پانچ سال میں بنا ہو؟ ایک شرمناک چیز ہے جس کا نام بی آر ٹی ہے جو ہم پنجاب سے بھی ابھی شرماتے ہیں، کوئی اور چیز ہمیں نظر بھی نہیں آرہی۔ بلین ٹری پر وہ تو آپ خود بتادیں۔ تو 1.8 ارب روپے صرف میڈیا پر لگانا یہ مجھے حیرت ہے، یہ پورے جتنی بھی حکومتیں اس صوبے میں آئی ہیں جن میں میری حکومت ہو، حیدر خان کی ہو، اس سے پہلے ہو، سب کی میڈیا کے پیسے نکالیں، اتنے نہیں ہوں گے، یہ اس سے ڈبل ہیں، 60 سالوں کی میڈیا میں ایڈورٹائزنگ کے پیسے یہ اس سے زیادہ ہیں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ یہاں پر ٹینڈروں میں کیا کہتا ہے، وہ تو کہتا ہے کہ ابھی موبائل پہ کرلو لیکن طریقہ کار کیا ہوتا ہے جس میں وہ خود سوچتا ہے کہ میرے آدمی کو ملے۔ لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال کا پچھلی دفعہ بھی میں نے کہا تھا لیکن کسی ادارے نے اس پر نوٹس نہیں لیا، یہ ہے ہائیڈل پاور پراجیکٹ کو ٹو دیر، آٹھ ارب Estimate تھا، اس کو Revised کر کے چودہ ارب کیا گیا لیکن دوبارہ کسی فورم سے اس کی منظوری نہیں لی گئی، آٹھ ارب کے ٹینڈرز تھے، اس کو چودہ ارب کیا گیا، میں یہی التجاء کرتا ہوں کہ ہمیں بھی بتایا جائے اور جو اریگیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے، یہ بات اس میں آجائے یا جو ہمارے ادارے ہیں، وہ ذرا اس کو دیکھیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ اچھا جناب وزیر خزانہ صاحب ہمارے باہر پڑھ کر اور کام کر کے بڑے تجربہ کار میرے برخوردار ہیں، انہوں نے سوچا کہ پنشن ہم 60 سے 63 سال کر کے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فضل الہیٰ! فضل الہیٰ! اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، فضل الہیٰ! اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> خدا کے لئے اپنے منسٹرز کو ہدایات دے دیں، اگر ہمیں نہیں ملتے، اس کو تھوڑا سا رونق بخشیں نا، باہر اس کو تھوڑا سا وقت دیا کریں نا، یہ بے چارے ادھر کیوں آتے ہیں؟ آج اس نے فائدہ کیا ہے، آج اس نے فائدہ کیا ہے باقی وہ اس کو ملتا نہیں ہے۔ اچھا جی، ہماری صوبائی حکومت نے پنشن کی حد 63 سال کی ہے اور پنجاب نے انکار کیا، اس نے نہیں کی، ہم زیادہ تابعدار ہیں اور ہم تو ادھر سے ایک ٹیلیفون سے اتنے ڈرتے ہیں، وہ باتیں مجھے معلوم ہیں، کبھی کبھی اندر کی باتیں ہم آپس میں کرتے ہیں۔ ابھی

آپ تین سال کی 24 ارب روپیہ بچت کر رہے ہیں، ایک سال میں آپ کے پیسے جمع ہو رہے ہیں، تین سالوں کے لئے چوبیس، چوبیس، چوبیس، کتنے ہو گئے؟ یہ آپ دیں گے تین سال کے بعد جب کسی دوسرے تیسرے کی حکومت ہو گی تو وہ اس کے قابل نہیں ہو گا کہ لوگوں کو پیسے دیں اور اس میں جو نقصان ہے کہ تیس ہزار نوجوان سالانہ آپ بے روزگار کر رہے ہیں کیونکہ ان کو اپوائنٹمنٹ نہیں مل رہی ہے، تیس ہزار سالانہ، یہ نوے ہزار تین سالوں میں ہوئے اور جب کوئی دوسری حکومت ہو گی تو (تالیاں) یہ تقریباً جتنے بھی ہیں تقریباً کھرب سے زیادہ ہیں، یہ بھی انہی کو تین سال بعد دینا پڑے گا، فائدہ کیا ہے اس میں؟ ابھی کونسی ایمرجنسی ہے، آئی ایم ایف کی تو ساری باتیں ہم نے مان لیں، اس کا تو سٹیٹ بینک کا گورنر بھی ہم نے لگا دیا، ایف بی آر کا چیئرمین بھی لگا دیا، اس کے ساتھ ہماری Commitment ہے کہ ڈالر 180 پر ہم لائیں گے، 157 تک تو ہم نے پہنچایا ہے، روپیہ کا جو حال ہوا ہے، وہ آپ کو معلوم ہے، میں ابھی عمرے پر گیا ہوا تھا تو وہاں پر میرا کمرہ صاف کر رہا تھا، بنگلہ دیش کا ایک مزدور تھا، تو میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کا ریال کے ساتھ بنگلہ دیش کے روپیہ کا کیا حساب ہے تو اس نے کہا کہ ایک ریال اور بائیس بنگلہ دیش کے، میں نے جب حساب کیا تو بیالیس ہمارے ہیں، بنگلہ دیش سے بھی شرمناک بات ہے ہماری اور ابھی یہ کہیں گے کہ یہ پچھلی حکومتوں کا ہے، یہ بھی ایک بہانہ بن گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر تنخواہوں میں اضافے کا اعلان کیا فنانس منسٹر نے بجٹ تقریر میں، یہ اپنی بجٹ تقریر ذرا نکال لیں اور تنخواہ کتنی بڑھائی؟ 17 گریڈ سے 20 گریڈ کا جو آفیسر ہے، اس کی پانچ فیصد بڑھائی، وہ سارے میرے گھر میں آئے تھے کہ یہ تنخواہ واپس کریں ہم پر ٹیکس نہ لگائیں، ایک سے 16 گریڈ تک دس فیصد بڑھائی اور مہنگائی جو بڑھ رہی ہے، کل کے اخبار کی سرخی تھی کہ پشاور میں آٹے کی بوری چھ سو روپے مہنگی ہو گئی ہے، تو آپ نے کلاس فور کی دس فیصد تو اگر پندرہ ہزار تنخواہ ہے تو اس میں ڈیڑھ ہزار روپے اضافہ ہے، چھ سو تو صرف آٹے میں چلے گئے اور غریب آدمی دو بوری تو کھاتا ہے چھ سو اور چھ سو پھر بارہ سو ہو گئے اور اگر بڑا خاندان ہو تو وہ پندرہ سو سے بھی زیادہ کھاتا ہے۔ اس طرح پشاور میں دودھ کی قیمت پندرہ روپے بڑھ گئی، آپ نے Agreement کیا وہاں پر دودھ فروشوں کے ساتھ Per Kilo، گھی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، اشیاء خورد و نوش کی چیزیں جو ہیں، وہ کوئی غریب آدمی خرید نہیں سکتا اور دوائی خود میں زیادہ کھاتا ہوں، دوائی میں تین سو فیصد اضافہ ہوا تو یہ کیا ہے؟ ابھی اس نے تنخواہ کا اعلان کیا ہے لیکن اس نے پنشن بڑھانے کا اعلان نہیں کیا ہے، وہ اپنی تقریر نکالیں، مجھے بتا دیں، اس میں پنشن کا ذکر نہیں ہے، جب یہاں پر فنانس

منسٹر اعلان نہ کریں تو پنشن میں کس طرح اضافہ ہوگا؟ یہ بھی کوئی چھوٹی موٹی غلطی ہے جس کو ہم نظر انداز کریں کہ میرے فنانس منسٹر کو اور حکومت کو پنشن کے، وہ غریب لوگ جو پورا مہینہ اس کے لئے انتظار کرتے ہیں، اس کا لکھنا بھی اپنے بجٹ میں بھول گئے ہیں اور میں نے جو چشمہ رائٹ بنک کنال کی گریوٹی اور لفٹ کی بات کی تھی، کاسٹ ہے 119.526 بلین، پینتیس فیصد پراونشل گورنمنٹ دے گی باقی فیڈرل، اور ہمارے صوبے کی طرف سے اس کے لئے کوئی ایلوکیشن نہیں ہے اور آپ کا سب سے اہم منصوبہ جو ہے، اس صوبے کو اگر آپ پنجاب کی غلامی سے نجات دلانا چاہتے ہیں، ابھی گندم کتنا ہے؟ اٹھارہ سو سے بھی دو ہزار پہ گیا ہے من، تو غریب لوگ کس طرح گزارہ کریں گے؟ یہاں پر ہم نے اپنی KPOGDCL ایک کمپنی بنائی ہے جس کو دو سو ملین روپے دیئے گئے ہیں اور یہ وہ ہاتھی ہے جو صرف کھاتا ہے، دینے کا تو بالکل اس کی زبان بھی نہیں ہے اور سمجھتا بھی نہیں ہے، میں نے پہلے بھی کہا تھا، دو سو ملین دیئے تھے، اس کی مجھے تھوڑی سی تنخواہیں بھی بتادیں کہ کون لوگ بھرتی ہوئے ہیں، وہ لوگ کس کے تھے، ان کے ڈومیسائلز کہاں کے تھے اور پھر یہ بھی بتایا جائے کہ انہوں نے ابھی تک پورے صوبے میں کتنا کام کیا ہے جو اس صوبے کی بھلائی کے لئے کیا ہو؟ میرا کوہاٹ ڈویژن وہ ایریا ہے جو اس صوبے کو چلا رہا ہے، صوبے کو نہیں بلکہ ملک کو چلا رہا ہے کوہاٹ، ہنگو، کرک، 27 سے لے کر 37 بلین روپے آپ کے خزانے میں آرہے ہیں صرف کوہاٹ، ہنگو اور کرک سے اور باقی یہ تو آپ کا چھوٹا حصہ ہے، باقی ادھر سے پھر اسلام آباد اس پہ چل رہا ہے، ملک چل رہا ہے اور اس بجٹ میں جو صرف دکھاوے کے لئے پورے ڈویژن کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، وہ تین ارب ہیں اور ڈیپارٹمنٹ پہ جب ہم کٹ موشنز دیں گے تو اس پہ الگ بات ہم کریں گے اور اس طرح شیر اعظم خان بھی وہاں پر ایم پی اے ہیں اور میں بھی ہوں، غالباً دونوں ہم ہیں، میں تو ہوں، ایم پی اے ہیں اور پارلیمانی لیڈر بھی ہیں، جو وہاں پر روڈز دیئے گئے ہیں، Ongoing میں بھی Releases جو ہوئے ہیں، اس میں شیر اعظم کا بھی حصہ نہیں ہے، اکرم خان درانی کا بھی نہیں ہے اور جو نئے روڈز ڈالے ہیں، اس میں بھی نہ شیر اعظم کا حصہ ہے اور نہ اکرم خان درانی کا ہے اور میرے سارے اپوزیشن کے ممبروں کا یہ حال ہے، یہ میرا نہیں ہے، میں نے تو اپنی اے ڈی پی صرف دیکھی ہے، جب آپ ظلم کی انتہا کریں گے، آپ حد سے باہر جائیں گے تو برداشت کا ایک وہ ہوتا ہے جو آدمی میں ہوتا ہے، حد ہوتی ہے، ابھی آپ کی حکومت اس حد سے بالکل آگے جارہی ہے جو ناقابل برداشت ہے، لہذا یہاں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے صوبے میں ٹیکس نہیں لگائے ہیں، وفاق نے اتنے ٹیکس لگائے ہیں پراپرٹی پر،

ایگریکلچر پر مختلف چیزوں پر آپ بھی لگادیں تو پھر میرے خیال میں یہ صوبہ لوگ چھوڑ جائیں گے ویسے بھی یہاں پر تو دہشتگردی ہے اور میرے کریم خان صاحب بیٹھے ہیں، میرے بھائی بھی ہیں، دوست بھی ہیں، انڈسٹریز کے ایڈوائزر ہے، اس کو میں نے کہا تھا کہ بنوں میں آپ جب وزٹ کرتے ہیں تو وہاں پر Leather Goods کی ایک چھوٹی سی فیکٹری ہے جس سے وہاں پر ہزاروں لوگوں نے ہنر سیکھا ہے اور آپ کے پاس جب یہاں پر کوئی باہر کا آدمی آتا ہے تو آپ اس کو گفٹ بنوں کے Leather Goods کے دیتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس نے وزٹ بھی کیا لیکن اس کے بعد یہاں پر اس نے جو لیٹر جاری کیا ہے Establishment of Leather Goods Services Center in D.I.Khan, SIDVS own building shifting of machinery from Bannu، میری بلڈنگ خالی کر رہا ہے، میرے لوگوں کو بے روزگار کر رہا ہے اور ڈی آئی خان میں جو بلڈنگ ہے، اس کو وہاں شفٹ کر رہا ہے، یہ کونسا انصاف ہے؟ یہ تو پھر سارے بنوں کے لوگ مرے ہوئے ہوں گے، جب Crane آئے گی اور وہاں پر ہم دیکھیں گے، وہاں پر اگر Crane آ گئی تو سارا بنوں اس Crane کے نیچے ہوگا، کوئی مشینری وہاں سے اٹھا نہیں سکتا، میں آج یہ اعلان کرتا ہوں، (تالیاں) یہ کوئی گپ شپ والی باتیں نہیں ہیں، حد ہو گئی، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو چالو کریں، آپ اس کو نکال کر ڈی آئی خان لے جا رہے ہیں۔ ڈی آئی خان میری وہ جگہ ہے جو مجھے بنوں سے عزیز ہے اور مجھے جو عزت ملی ہے، وہ بھی میرے ڈی آئی خان کی لیڈرشپ کی وجہ سے ہے، اوپر اللہ ہے لیکن یہ انتقام پچھلے دور میں بھی ہوئی تھی، یہ تو میرے خیال میں یہاں پر میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ حکومت ہے، پرسوں یہاں پر جو بجٹ تھا، ہمارے ہاں پانی نہیں تھا پینے کے لئے اپوزیشن کے پاس، میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا کہ اتنا پانی تو دیں کہ ہم پیئیں، (مداخلت) آپ کو یہاں پر Chicken roll اور جو جو چیزیں ہیں، کبھی کبھی میں جب آتا ہوں تو آپ کے ساتھ کھاتا ہوں، وہ بھی آپ گھر سے نہیں لاتے، یہ میرے خزانے سے آپ کھا رہے ہیں۔ (تالیاں) ابھی جی جو مجھے معلومات ہیں، ذرا بتائیں گے کہ انڈسٹریز کو ہم پروموٹ کریں گے اور چونکہ CPEC آیا ہے، یہاں سے تبدیلی آئے گی رشکئی میں بھی، ڈی آئی خان میں بھی اور بنوں میں بھی، چونکہ یہ وہ ایریاز ہیں کہ جہاں سے CPEC گزرے گا اور افغانستان تک تجارت ہوگی لیکن CPEC کے ساتھ جو کچھ کیا گیا، وہ چونکہ میں فیڈرل منسٹر تھا، مجھے معلوم ہے آپ کی کرسی پر بیٹھا ہوا سپیکر کورٹ میں جاتا ہے، Stay لے آتا ہے، یہاں پر چیف منسٹر پرویز خٹک جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں وہاں پر پابندی لگاؤں

گا، زمینوں پر نہیں گزرنے دوں گا اور ابھی کہہ رہے ہیں کہ CPEC بہت اچھا ہے لیکن کاش CPEC جو تھا، وہ نہیں رہا، چائنا واپس گیا اور امریکہ کے پریشر میں آکر CPEC کو ہم نے سبوتاژ کیا اور اس ملک کا ایک پرائم منسٹر، ہم نے کسی دوسرے کی ایماء پر CPEC بھی رکوایا اور اس کو بھی جیل میں ڈالا، یہ وہ باتیں ہیں جو تاریخ میں ہمیں ضرور یاد ہو گی۔ مجھے بتایا جائے کہ کونسی Incentives آپ نے انڈسٹریز کو دی ہیں کہ لوگ آئیں، حیات آباد مکمل خالی ہے، میرے گھر کے ساتھ ہے، آپ کا صوابی میں گدون خالی ہے، حطار میں چھوٹا موٹا کام ہو رہا ہے لیکن جتنی بجلی اور گیس کی مہنگائی ہو گئی تو کون کارخانہ چلائے گا؟ جو اضافہ بجلی کے بلوں میں ہوا ہے اور جو گیس کے بلوں میں ہوا ہے، کوئی پاگل ہو گا کہ یہاں پر انڈسٹری لگائے گا اور پھر انڈسٹریز کے غریب لوگوں کے لئے جو کالونیاں بنائی ہیں، لیبر کالونی حکیم آباد اور لیبر کالونی آمان گڑھ نوشہرہ، میرے خیال میں ہمارے ظفر اعظم صاحب انڈسٹریز کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں، میں حکومت سے بھی اور باہر کے جو ادارے ہیں اور ظفر اعظم صاحب سے بھی کہوں گا کہ اس کی تحقیقات کریں کہ واقعی اس میں جو رہنے والے لوگ ہیں، وہ انڈسٹریز کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، محکمے میں ہیں یا دوسرے لوگوں کو دیئے گئے ہیں؟ ابھی اگر آپ کوارٹر دیں گے تو وہ کم تنخواہ پر بھی وہاں پر کام کرتا ہے لیکن اگر آپ اپنے ہمسائیوں کو، اپنے رشتہ داروں کو کوارٹر دیں گے تو پھر کارخانے کس طرح چلیں گے؟ اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ بی آر ٹی بھی ہے اور بی آر ٹی کے لئے دوبارہ بھی کتنے پیسے رکھے ہیں، فگر تو میں نے کہیں نوٹ کیا تھا، میں تو جب بی آر ٹی پر جاتا ہوں تو تین چار واسکٹ پہن کے لوگ ہیں، کسی کے ساتھ جھاڑو ہوتی ہے، کسی کے ساتھ سیڑھی ہوتی ہے، پورے Route پہ مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ واسکٹ والا آدمی صفائی کرتا ہے یا یہ کیا کرتا ہے؟ ٹوٹل مزدور ایک سرے سے دوسرے سرے تک آپ گنیں گے تو میرے خیال میں پچاس بھی نہیں ہوں گے، کب بنے گی، کب بنے گی جی؟ اور جناب! میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، ابھی لوگ مزید اس کو برداشت نہیں کر رہے ہیں، لوکل ٹرانسپورٹروں کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے کہ جن کی پرانی بسیں تھیں، جن کے فلائنگ کوچ تھے، کوسٹرز تھے اور جن کے رکشے تھے، ان کو گورنمنٹ خریدے گی اور سبسڈی بھی دے گی اور اس کے پیسے بھی دے گی، مجھے اس بجٹ میں بتا دیں کہ اس کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے، جو میرے ٹرانسپورٹ کے غریب لوگ ہیں، ان کے لئے کیا انتظام ہے، کچھ بھی نہیں ہے، دیکھیں گے، صرف بی آر ٹی کو چالو کرنے کے لئے مزید ایک کھرب، کھرب سے بھی تجاوز کر گیا ہے، تو میں یہی دوبارہ مطالبہ کروں گا کہ اگر یہ چھپانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں، فنانس منسٹر صاحب!

مجھے توجہ ذرا دے دیں اور یہ شفاف ہے، اس میں کوئی چوری یا کرپشن نہیں ہے، (مداخلت) میرے خیال میں مجھے سنانے کا طریقہ آتا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن رہے ہیں جی۔

قائد حزب اختلاف: سنانے کا طریقہ مجھے آتا ہے۔ابھی جو میں بات کر رہا تھا بی آر ٹی کے حوالے سے، جو کمیشن انہوں نے بلین ٹری کیلئے انہوں نے بنایا ہے، ہم ہمیشہ اعتماد کریں گے نیب پر، ایف آئی اے پر، اینٹی کرپشن پر، آپ اور ہم میں جان نہیں ہے کہ ہم تحقیقات کریں، ہم اس کے قابل نہیں ہیں، تو تیمور جھگڑا صاحب! آپ ذرا اٹھ کر بی آر ٹی پر کمیشن کا اعلان کریں، (تالیاں) چھوڑنا تو ویسے بھی ہم نے نہیں، آپ کریں گے نہیں کریں گے لیکن ہم نے اس بات کو چھوڑنا نہیں ہے، آخر میں پھر تحقیقات سے اگر بات آگے گئی تو پھر میرے اپوزیشن کے ایم پی ایز اس بس کے سامنے لیٹیں گے جو اس پہ گزرے گی، (تالیاں) آپ ایم پی ایز کے سروں پر گزاریں گے ورنہ آپ نے کمیشن بنانا ہے اور بنا کے لوں گا۔یہ عجیب سی بات ہے، یہاں پر پرائیویٹ ہاسپیٹل بنا ہے پشاور کے لوگوں کیلئے اور اس ہاسپیٹل کا نام ہے، اور اس میں جھگڑا صاحب کا زیادہ فائدہ ہوگا، اس کے قریب ہے اس ہسپتال کا نام ہے "محمد ٹیچنگ ہسپتال چغلپورہ" اور وہاں پر جو بہترین ڈاکٹر ہے، عطاء الرحمان سرجن ہے، باقی بھی ہیں، ابھی بی آر ٹی اس کے مین روڈ کو بند کر رہی ہے، ہسپتال کے جو مین روڈ ہے، وہ بی آر ٹی سے ابھی بند ہو رہا ہے، تو ایک اچھے ہسپتال کو آپ کس طرح بند کر رہے ہیں بی آر ٹی کے لئے؟ وہاں پر پہلے آپ نے کیوں نہیں سوچا تھا کہ یہاں پر ہم، اس ایریا کو، اس ہسپتال کو، جناب سپیکر صاحب! آپ ذرا سوچ لیں، آپ بھی اسی ماحول کے آدمی ہیں، زمیندار آدمی ہیں، میں آپ کو جانتا ہوں اور آپ کا زیادہ گزر اپنی کھیتی باڑی اور زمینوں پر ہے ادھر اپنے علاقے میں اور آپ کے جو مزدور ہیں اور ہمارے جو ہیں، ان کے لئے موجودہ پٹرول اور ڈیزل میں جو اضافہ ہوا ہے، ٹیکسی ڈرائیوروں نے گاڑیاں کھڑی کر دیں، کرائے بڑھا دیئے، پھر لوگ نہیں جا رہے ہیں، ایگریکلچر کے سارے ٹیوب ویلز بند ہو گئے، بجلی مزید ڈیڑھ روپے اسی ہفتے اور بھی مہنگی ہو گئی، گیس دو سو فیصد مہنگی ہو گئی تو پھر وہ تو بات سامنے آگئی کہ اسد عمر صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم عوام کی چیخیں نکالیں گے۔ (شیم شیم کی آوازیں) اور اس کی وجہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ عوام کی چیخیں کیوں نکال رہے ہیں، اس پر اگر میں تفصیل سے جاؤں گا تو پھر اچھا نہیں ہوگا، آپ سارے سمجھدار لوگ ہیں کہ جس طریقے سے یہاں پر ہو رہا ہے، تو ایک تو جی میری آخر میں دوبارہ گزارش ہو گی کہ وہاں پر جو گرمی میں

پڑے ہوئے ہمارے قبائیل کے سرپلس ملازمین ہیں، گورنمنٹ کے وزراء جائیں اوران کو مطمئن کریں، بہت ہوگیاان لوگوں کے ساتھ، خدارامزید ان کو تباہی نہ دیں، وہ دعوے جو کررہے ہیں، اس کو تھوڑا سایہ ثابت کریں، وہ بیچارے جوان لوگ ہیں اوراسی دھوپ میں بیٹھے ہیں، ہم جب جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ یہ ان کواور بھی تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جب ڈاکٹرز بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں اس کے سرپہ مارو، نہ ڈاکٹر کوئی بات کرسکتا ہے، سینیئر ڈاکٹرزابھی استعفیٰ لے لے کربس ہسپتال خالی ہوگئے ہیں۔ میرے دادا کے نام پر ہاسپیٹل ہے، خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہاسپیٹل ہے، ڈھائی ارب روپے اس کے لئے تھے، ابھی میں نے جواے ڈی پی دیکھی ایک ارب، تیس ارب اس کے باقی ہیں لیکن میراا پناپڑوسی منسٹرہے، اس کے لئے ایلوکیشن زیرو ہے، وہ لکی کو بھی کنٹرول کررہا ہے، وہ میران شاہ افغانستان تک لوگوں کو کنٹرول، کرک کو بھی، لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے ایلوکیشن زیرو ہے توکب تک یہ باتیں ہم آپ کو بتائیں گے، ہم اس کو برداشت کریں گے اور ایک سال ہوا جی، ایک سال ہوگیا کہ اس کی ایم آرآئی اور سی ٹی سکین خراب ہے، میں نے اسمبلی فلور پر بھی بات کی، میں نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی بات کی، کوئی ٹس سے مس نہیں ہورہا ہے اور کوئی اس پر توجہ بھی نہیں دے رہا ہے، یہ کیا ہے؟ اب اگر یہ ہسپتال ہم نے بنادیئے تھے سیدوکا، خلیفہ گل نواز، مفتی محمود ہاسپیٹل، نوشہرہ میں، ایبٹ آباد کااپ گریڈ کیا تھا، اس لئے کہ یہاں پر رش جوآتا ہے، وہ نہ آئے، ابھی سارے پیسے آپ دیکھیں اس اے ڈی پی میں، یہ پشاور کے ان تین ہسپتالوں کے لئے ہیں تو پھر تو یہ سارے لوگ پشاور میں آئیں گے، ٹریفک بھی جام ہوگی، کوئی جانے کے لئے، ابھی ہم جب حیات آباد سے آتے ہیں تو ہمارا تقریباًپونے گھنٹہ لگتا ہے، روڈز بند ہوتے ہیں رش سے اور جب ادھر سے ہم بھاگ کے آتے ہیں اور آپ اسمبلی شروع کرتے ہیں تو پھر آپ کاایک وزیر آیا ہوتا ہے اور ادھر سے ہم مار مار کے پہنچتے ہیں کہ ہماری سپیچ ہے، وہ نہ ہو تو خدارایہ گورنمنٹ ذراسوچ لے، یہ اس میں کبھی بھی نہ رہے، مجھے یہ دن بڑے قریب آرہے ہیں جب یہ ہائے ہائے کریں گے۔ (قہقہے) یقین جانیئے میں وہ بات نہیں کررہاہوں، میں جو بات کررہاہوں اپنے تجربے کی بنیاد پر کررہاہوں اور میں جو بات کررہاہوں، اندر کی مجھے معلومات ہیں، کچھ اس پہ کررہاہوں لیکن کم ازکم مجھے یہاں پر کچھ ساتھیوں نے بتایا، سب کے ساتھ ہماری برادری کا تعلق ہے، اگراپوزیشن میں ہیں یاپی ٹی آئی میں، انہوں نے کہاکہ ہم آپ سے زیادہ تنگ ہیں، اس لئے تو ہم اجلاس میں نہیں آرہے ہیں، ہمارے ہاں کدھر نہریں بہہ رہی ہیں، شہد کی دودھ

کی ؟تو آپ کے اپنے بھی نالاں ہیں، ہم بھی ہیں، تو کہیں اتفاق نہ کریں کہ ادھر جا کے اور آپ لوگوں کو برابر کریں۔ بڑی مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں کل کروں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم وزیر صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ وزراء صاحبان ذرا غور سے سنیں تھر و مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب!آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ بجٹ پر بات ہو رہی ہے، سالانہ بجٹ ایک ایسی چیز ہے جس سے وفاقی لیول پر سارے پاکستان اور صوبائی لیول پر سارے صوبے کے عوام کی توقعات ہوتی ہیں، وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو کیا مل رہا ہے، وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو کیا ریلیف مل رہا ہے، سرکاری افسران، سرکاری ملازمین کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ ان کی کتنی تنخواہیں بڑھ رہی ہیں؟ مہنگائی تو اپنی جگہ، مہنگائی کی جو سپیڈ ہے، وہ آپ سب کے سامنے ہے، میں اگر سو گنا کہوں، دو سو گنا کہوں تو یہ بھی غلط نہیں ہو گا لیکن اس سے پہلے نہ وفاقی حکومت کی جو کہ پی ٹی آئی کی قیادت ہے اور نہ صوبائی حکومت کی قیادت کو وہ فرصت ملی ہے سیاسی انتقامی کارروائیوں سے کہ وہ بجٹ پر توجہ دیں، وہ سیاسی انتقامی کارروائیوں سے فارغ نہیں ہیں، گرفتاریاں کر رہے ہیں، گرفتاریاں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ کرو، مجرموں کو پکڑو، چوروں کو پکڑو، (تالیاں) چوروں کو پکڑو، ہر ایک کو پکڑو، جدھر ہے اس کو پکڑو، یہ نہیں کہ یہ پکڑو، وہ نہیں پکڑو، یہ پکڑو وہ نہیں پکڑو، صوبے میں پکڑے جاتے ہیں اور مرکز میں نہیں، وزیر اعظم رائٹ لفٹ اپنے آدمی بٹھاتے ہیں، وہ چور نہیں ہیں، وہ نہیں پکڑے جاتے لیکن مخالفین پکڑے جاتے ہیں، میں کہتا ہوں احتساب سب کا ہو، اگر یہ احتساب سب کا ہو گیا اس ملک میں، اس صوبے میں تو ان شاء اللہ تعالیٰ Nothing to worry شور نہیں ہو گا، اگر شور ہو گا تو کوئی ادھر بات نہیں چلے گی، ہاں عرض یہ ہے کہ سیاسی انتقامی کارروائی آپ دیکھیں جناب آصف علی زرداری صاحب کو، یہ انتقامی کارروائی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم صاحب!آپ بجٹ پہ بات کریں، بجٹ پہ۔

(شور)

جناب شیر اعظم خان: نہیں، میرا مطلب کہنے کا یہ نہیں ہے، 13 سال اس نے مقدموں، عدالتوں کا سامنا کیا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ بجٹ پہ بات کریں جی، بجٹ پہ، آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ سپیچ پہ بات کریں جی۔

جناب شیر اعظم خان: دیکھیں، میری تقریر کو سپیکر صاحب! نہیں کچھ بھی نہیں نکلا لیکن اب اس کے باوجود پرانے کیسز نکال کر، تو مطلب یہ ہوا کہ ہم سیاسی انتقام لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ بجٹ پہ بات کریں، آپ بجٹ پہ بات کریں، یہ بجٹ تقریر ہے۔

جناب شیر اعظم خان: میں کہتا ہوں کہ بجٹ کے لئے، بجٹ کے لئے ایک ماحول بنانا پڑے گا، بجٹ کے لئے اعتماد چاہیئے، ملک میں، صوبے میں اگر اعتماد نہ ہو عوام کا تو پھر حکومت کیسے چلے گی؟ اگر عوام کا اعتماد نہ ہو تو بجٹ کیسے مانا جائے گا؟ بجٹ میں عوام کو ریلیف نہ ہو تو وہ کیسے مانا جائے گا؟ ہم عوام کے نمائندے ہیں، آپ بھی عوام کے نمائندے ہیں، سب سے پہلے تو آپ لوگوں کو یہ ماننا پڑے گا، تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم اپوزیشن بنچز، آنریبل ممبران صاحبان بھی اس اسمبلی کے Part and parcel ہیں اور اس صوبے کے عوام کے نمائندے ہیں، ابھی تک یہ دل سے ٹریژری بنچز نے تسلیم نہیں کیا ہے، میں ثابت کر سکتا ہوں، یہ ثبوت میں ایک دیتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ سے جارہا تھا مدینہ منورہ، ٹھیک ہے وہ کیس بعد میں Withdraw ہوا، فیس بک پر ایک بات آگئی، واٹس ایپ پر آئی کہ ہمارے جنوبی اضلاع کے لئے 65 کروڑ روپے ایری گیشن کے لئے مختص کئے گئے، اس میں سے دیکھے گئے تو ہنگو، کوہاٹ کے جو اپنے ممبران صاحبان ہیں ٹریژری بنچز کے، وہ عوامی نمائندے ہیں اور جو مخالفین ہیں، دوسرے پارٹی کے لوگ ہیں، وہ عوامی نمائندے، وزیر قانون صاحب! نہیں ہیں، میرے، (مداخلت) وہ تو بعد میں ہوا ہے نا، یہ میں اس مغز کو سلام کرتا ہوں جو پہلے یہ کرتا کیسا، یہ سوچ کیسی تھی، عدالت نے بھی یہی کہا کہ یہ کونسی سوچ تھی؟ ابھی ٹھیک ہے، (مداخلت) نہ نہ جواب بعد میں دیں، PK-87 اس میں نہیں تھا، لطف صاحب کا، (مداخلت) میں سپیکر صاحب کو ایڈریس کر رہا ہوں، یہ ہمارے جو لطف الرحمان صاحب ہیں، اس کا حلقہ نہیں تھا، سارے مخالفین کے حلقے تھے نہیں جیسے ان میں عوام نہیں ہیں، جیسے ان میں انسان نہیں ہیں، جیسے ان کے نمائندے نہیں ہیں، جیسے یہ اس صوبے کا Part and parcel نہیں ہے، یہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے، ایسی حکومت سے آپ کیسے مطلب ہے اچھائی بھلائی کی توقع کیسے رکھ سکتے

ہیں؟ یہ تو انتہا ہے نا، یہ بعد میں عدالت جاکر پھر Withdraw ہوا، میں کہتا ہوں کہ خدا کے لئے، رسول کے لئے ذرا سوچو، عوام ہر حلقے میں ہوتے ہیں، آپ کے حلقے میں بھی مسٹر سپیکر ہوں گے، میرے حلقے میں بھی ہوں گے، درانی صاحب کے حلقے میں بھی ہوں گے، درانی صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے بجٹ پر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بغیر عوام کے تو حلقہ ہو نہیں سکتا شیر اعظم صاحب!

جناب شیر اعظم خان: کوئی ایسی بات ہی نہیں چھوڑی لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم اور یہ بیٹھے ہیں، آپ بھی، میں بھی، یہ ہاؤس بھی، یہ جمہوریت بھی، یہ ہمارے کانسٹی ٹیوشن 1973 کی برکت ہے اور وہ آپ کو دیا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے، ذرا اس کو آپ اس طرح دیکھیں کہ زرداری صاحب کی تقریر کتنی مدبرانہ تھی، الفاظ چن چن کے بتا رہا تھا، کوئی ایسی بات اس میں نہیں تھی کہ اس سے یہ تاثر لیا جائے کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے، وہ عادی ہے اس کا لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب اعتماد نہ ہو، جب سب کی ایک جیسی Treatment نہ ہو، Evenhanded treatment نہ ہو، خواہ وہ ٹریژری بنچز کا ہو خواہ وہ اپوزیشن کا ہو تو بات تو نہیں بنے گی نا، کبھی بھی نہیں بنے گی۔ اب میری عرض یہ ہے کہ بجٹ میں درانی صاحب نے عرض کیا کہ اسی تقریر میں 63 سال عمر کی، 63 سال عمر ٹھیک ہے چند لوگوں کو جو سروس میں رہنا چاہتے ہوں گے، ان کو فائدہ ہو گا لیکن صرف 30 ہزار ملازمین کی بے روزگاری کا سوال نہیں ہے اس میں Promotion involve ہے پروموشن، 30 ہزار اور پروموٹ ہوں گے، 30 ہزار اس کے پیچھے اور پروموٹ ہوں گے، یہ 90 ہزار لوگوں کو اپنی پروموشن سے محروم رکھا گیا، وزیر خزانہ صاحب کدھر تشریف لے گئے؟ وہ تو ضروری ہے نا، سن رہے نا، دیکھیں میری عرض اور کہنے کا مطلب یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جی، وہ آپ کو Respond کریں گے جی۔

جناب شیر اعظم خان: کہ یہ چیز جو عوام دشمن ہے، یہ غریب دشمن ہے، 63 Age ہائی کورٹ کے آنریبل ججز کی ہیں، وہ کس لئے کہ وہ سینیئر لوگ ہوتے ہیں، اس کا تجربہ ہوتا ہے اور اس تجربے سے ملک کے عوام، صوبے کے عوام کو فائدے پہنچیں، 63 Years اور پھر 65 Years سپریم کورٹ تو آپ ایک ٹیچر یا ایک سپاہی سے وزیر قانون صاحب آپ کے توسط سے سپیکر صاحب! پوچھتا ہوں کہ اس کی مغز سے، اس کے Mind سے کیا فائدہ لینا چاہتے ہیں؟ افسوس کی بات ہے، میں کہتا ہوں کہ اس کے دوررس نتائج انتہائی خطرناک ہیں۔ ہمیشہ ایسا بجٹ کہ وہ فلاحی ہو، ٹیکس، ٹیکس پہ آرہا ہو، (مداخلت) آپ

پھر جواب دے دیں گے، ٹیکس اگر اوپر ہو، نیچے ہو، درانی صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے، (مداخلت) نہیں نہیں فیڈرل گورنمنٹ کی نہیں، میں ایک بات بتا رہا ہوں کہ بجلی جو فیڈرل گورنمنٹ کی ہے، گیس فیڈرل گورنمنٹ کی ہے لیکن آپ پر، مجھ پر اور سب پر اس کا اثر ہوتا ہے کہ نہیں؟ اثر ہوتا ہے، اس لئے عرض یہ ہے کہ فیڈرل لیول پر بجٹ، صوبائی لیول پر یہ جو مہنگائی ہے جو دو سو پرسنٹ گیس والی بتائی جارہی ہے، ادھر نسوار پر بھی ٹیکس ہے، (قہقہہ) نسوار میں کہتا ہوں کہ یہ اوپر سے لے کر نیچے تک آخر کار غریب عوام رگڑ رہے ہیں، غریب عوام نے آپ کو ووٹ دیا ہے، غریب عوام کو پتہ چل گیا کہ ہمیں دھوکے میں ڈالا گیا ہے، ہم سے فراڈ کیا گیا، ہم سے فراڈ ہوا، درانی صاحب! دیکھیں یہ تقریر سن نہیں رہے ہیں، پارلیمانی لیڈر پاکستان پیپلز پارٹی کی اگر یہ نہیں سنیں گے، (مداخلت) ووٹ، آپ کو، ہاں یہ اعلان کریں کہ ہم کو ووٹ غریب عوام نے نہیں دیا ہے، ہم غریب عوام کو نہیں چھوڑیں گے، ہم غریب عوام کو ختم کریں گے پھر تو ٹھیک ہے لیکن وہ بھی تو نہیں کہتے، وہ کہتے ہیں کہ ہم کو تو غریب عوام نے ووٹ دیا ہے، اسد عمر صاحب نے کیا بتایا کہ بجٹ غریب عوام کا دشمن ہے، یہ پاکستان کے عوام کا دشمن ہے، اب میں ایک مثال دے رہا ہوں وزیر قانون صاحب! پھر جب وزیر خزانہ صاحب تشریف لائے تو اس کو بتا دینا کان میں کہ ایک سرکاری ملازم کلاس فور 90 پرسنٹ سرکاری ملازمین کی تنخواہ 20 ہزار سے زیادہ ہے، اتنا سوچ سمجھ کے سزا دے رہے ہیں سوچ سمجھ کے 90 پرسنٹ کلاس فور لوگوں کی تنخواہیں 20 ہزار سے زیادہ ہیں، بشیر نام کا ایک گورنمنٹ سرونٹ ہے، نائب قاصد ہے، کل اس نے مجھے بتایا کہ میری تنخواہ دس پرسنٹ زیادہ ہوئی، وزیر خزانہ صاحب! پلیز اٹنشن، سپیکر صاحب! وزیر خزانہ صاحب کو ذرا بتادیں کہ وہ ذرا غور سے سنیں، وہ دوسرے سے بات کر رہا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ نوٹ کر رہے ہیں شیر اعظم صاحب، شیر اعظم صاحب! وہ نوٹ کر رہے ہیں، اگر آپ غور سے دیکھیں تو ان کے پاس ہاتھ میں پین ہے، وہ نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب شیر اعظم خان: تو وہ کہہ رہا ہے کہ میری تنخواہ۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب شیر اعظم خان: بات سن نا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور دوسری بات، شیر اعظم صاحب! آپ چیئر کو ایڈریس کریں، وہ آپ کے پوائنٹس نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب شیر اعظم خان: میری تنخواہ، میری تنخواہ، کہتا ہے میری تنخواہ دس پرسنٹ زیادہ ہوئی لیکن وہ ایک ہزار روپے اس سے کٹ گئے، اب اس کو کیا مطلب ہے ریلیف کونسا پہنچا؟ میں کہتا ہوں کہ یہ بجٹ جو غریب عوام کا بجٹ ہے، وزیر خزانہ صاحب! جو عوام دشمن ہے، یہ قطعاً قابل قبول نہیں لوگوں کو، اس پر نظر ثانی کی جائے اور تجویز ہم بھی دیں گے، اگر آپ ہم سے بیٹھیں گے، درانی صاحب کا بہت تجربہ ہے، ذرا بیٹھیں اس کو ذرا ٹھیک کر لیں، ذرا عوامی بجٹ بنادیں، ذرا بجٹ کا نام کا جو کہتے ہیں کہ سالانہ بجٹ ہے، یہ میں کہتا ہوں کہ سالانہ بجٹ نہیں ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ نتیجہ آخر کار غریب عوام کی رگڑائی ہوتی ہے، مطلب ہے مہنگائی جدھر سے بھی ہو، وہ تو آپ سب کو معلوم ہے، تو غریب عوام پر رحم کرنا چاہیئے، ایک مولانا نے کہا کہ پاکستان کو صفر پر کھڑا کیا اور ایک بڑا ڈاکٹر ہے، بڑا شیخ الحدیث ہے اور جا کر غریب عوام کو ایک کمرے میں بند کر کے، ہالوں میں بند کر کے موسولینی کی طرح اس کو اڑا دیں تو یہ سب سے بہترین طریقہ ہے، اگر آپ لوگ غریب عوام کی مدد نہیں کر سکتے حالانکہ آپ لوگوں کا منشور، آپ لوگوں کے دعوے، آپ لوگوں کے اعلانات واضح ہیں۔ جناب! ہمارے عمران خان وزیر اعظم پاکستان سے گورنمنٹ کے حوالے سے کوئی بڑی ہستی نہیں ہے، اس نے اعلان کیا ہے کہ میں 350 ڈیم بناؤں گا، اس نے اعلان کیا تھا کہ میں ایک کروڑ نوکریاں دوں گا، اسی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ میں پچاس لاکھ گھر دوں گا، اس بجٹ میں نہ وفاقی سطح پر اور نہ صوبائی سطح پر کوئی اس کا ذکر نہیں ہے تو وہ وعدے کدھر گئے؟ وہ غریب عوام سے جو وعدے کیے گئے تھے، وہ کدھر گئے؟ ایک وعدے کا نہ ذکر ہے نہ پورا ہو رہا ہے اور نہ وہ پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ وہ سنجیدہ ہے، عوامی مسائل حل کرنے میں سنجیدہ نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارے وزراء صاحبان ہیں، وزیر قانون، وزیر خزانہ! آپ لوگ سامنے بیٹھیں، یہ آپس میں جب درانی صاحب تقریر کر رہا تھا تو وہ ہنس رہے تھے، ابھی بھی وہ ہنس رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے بجٹ کو کھیل سمجھا، حکومت چلانے کو کھیل سمجھا، کھیل کھلاڑی حکومت نہیں کر سکتا، کھیل کھلاڑی حکومت نہیں کر سکتا، پاکستان سیاستدان نے بنایا ہے، کھلاڑی نے نہیں، یہ Understood ہے، تو کھلاڑی کیسے حکومت چلائے گا اور ادھر جو ہمارے پاس آنریبل کھلاڑی ہیں، وہ کیسے اس کو سمجھ پائیں گے؟ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس بجٹ میں خاص خاص آئٹمز جو Identify کیے اپوزیشن لیڈر نے غریب عوام کے لئے اور سرکاری ملازمین کے لئے، یہ میں دیکھ رہا ہوں، آپ لوگوں کا تجربہ اتنا زیادہ نہیں ہو گا، (مداخلت) نہیں نہیں انڈیا، دیکھو آپ کے ساتھ، آپ لڑکے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہمارے سامنے، انڈیا، آپ

Largest Democratic Country in the کا، انڈیا ایک دن آزاد ہوا ہے، 125 کروڑ عوام کا World، اس میں سب 80 plus لوگ منسٹرز ہیں، آپ کی طرح * + + + نہیں رکھے ہوئے ہیں، ہاں، * + + سے بات نہیں چلے گی، نہ لڑکیوں سے، نہ لڑکوں سے، اس سے کوئی بات نہیں، ان سے پاکستان نہیں بننا، (مداخلت) دیکھو سب سفید، (مداخلت) نہیں نہیں مطلب آپ اگر یہ نہ کہتے تو میں یہ نہ کہتا، آپ میرے بیٹے ہیں، آپ بیٹھے آپ تقریر سنیں۔

<u>جناب فضل حکیم یوسفزئی</u>: آپ نے غلط بات کہی۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: میں صیح کہہ رہا ہوں، میں صیح، میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیراعظم صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: میں سپیکر صاحب! حقیقت بیان کر رہا ہوں، صیح بات کر رہا ہوں، غلط اگر ہو اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: ٹھیک ہے، (مداخلت) نہیں نہیں، (مداخلت) اوکے اوکے، اوکے، بس ٹھیک ہے، میں کہتا ہوں کہ چھوٹے بچوں کو بھرتی کرو، بالکل ٹھیک ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں جی۔

<u>Mr. Sher Azam Khan</u>: Agreed, agreed, agreed.

(قہقہے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں جی۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: پچھلی دفعہ آپ موجود بھی تھے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: آپ کی موجودگی میں سپیکر ہاؤس میں، آپ کی موجودگی میں سپیکر صاحب---

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فضل الہیٰ، فضل حکیم! آپ بیٹھ جائیں۔

<u>جناب شیراعظم خان</u>: میں بجٹ پر بات کر رہا ہوں۔ آپ کی موجودگی میں سپیکر صاحب کے ہاؤس میں

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

وزیر خزانہ، وزیر قانون کے موجودگی میں یہ بات ہوئی تھی، یہ بات ہوئی تھی کہ پچھلی جو Ongoing schemes ہیں Ongoing، ان میں جتنا ہم نے حکومتی ممبران، آنریبل ممبرز صاحبان کو حصہ دیا ہے، وہ آپ کو بھی دیں گے لیکن پانچ پانچ کروڑ روپے وہ لوگ لے بھی گئے اور Almost نکلوا بھی دیئے، اس طرح بات ہے عنایت اللہ خان، نکلوا بھی دیئے، ہمارے 35 آنریبل ممبرز کو ایک روپے نہیں ملا ہے آج تک اور اس سے بات نہیں چلے گی مسٹر سپیکر! وہ کہیں کہ آپ کو اگلے آئندہ بجٹ 20-2019 میں ہم Accommodate کریں گے، اس میں کیسے Accommodate کریں گے، اس میں تو وہ بھی ہوں گے، ہم بھی ہوں گے؟ پچھلی جو Ongoing schemes ہیں، ان میں ہم کو Accommodate کریں جس طرح وعدہ ہوا ہے۔ (مداخلت) وزیر قانون صاحب! میں ان باتوں کی بات کر رہا ہوں جو ہمارے ساتھ ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم صاحب! آپ کا ٹائم پورا ہوا ہے۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: ٹھیک ہے، میں ختم کر دیتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان خان! یہ وائنڈ اپ کریں، پھر آپ کو موقع دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ وائنڈ اپ کر لیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان خان! یہ وائنڈ اپ کر لیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فضل حکیم صاحب! فضل حکیم! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: اب آخر میں، آنریبل ممبر ہے یا آنریبل منسٹر ہے یا ممبر ہے، منسٹر ہو یا ممبر ہو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فضل حکیم صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وائنڈاپ کریں، شیر اعظم وزیر صاحب! آپ وائنڈاپ کریں، شیر اعظم وزیر صاحب! آپ وائنڈاپ کریں۔

جناب شیر اعظم خان: یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب! آپ وائنداپ کریں۔

جناب شیر اعظم خان: نہیں، وہ جو سپیکر ہاؤس میں فیصلہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk، شیر اعظم وزیر صاحب! آپ آپس میں Cross talk نہ کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں اور وائنڈاپ کریں۔

جناب شیر اعظم خان: تو میں کہتا ہوں کہ بجٹ اجلاس ہے، بجٹ اجلاس تو اپوزیشن کا ہوتا ہے، یہ تو حکومت کا نہیں، جب ہم ختم کرتے ہیں اپنی بات تو پھر وہ اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ اپنی سپیچ جاری رکھیں اور چیئر کو ایڈریس کریں جی۔

جناب شیر اعظم خان: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنداپ کریں۔

جناب شیر اعظم خان: میں صرف یہ کہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب شیر اعظم خان: میں صرف یہ کہتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: اگر آپ کو پاکستان پیپلز پارٹی سے۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: آپ پاکستان پیپلز پارٹی سے، درانی صاحب! اگر یہ پاکستان پیپلز پارٹی سے Allergic ہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: نہیں، اگر آپ Allergic ہیں پاکستان پیپلز پارٹی سے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: درانی صاحب! زه به خبره کوم۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: کښېنه کښېنه۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم! آپ بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: نہیں آرام سے، آرام سے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بیٹھ جاؤ۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: نه نه، درانی صاحب! مونږه واک آؤټ کوؤ کنه؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ نے اس کو بات کرنے نہیں دی تو آپ بیٹھ جائیں، جس نے بھی غلط الفاظ استعمال کئے ہیں، میں اس کو حذف کرتا ہوں۔

جناب شیر اعظم خان: دا څوک دے، څه نوم ئے دے؟

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ،آپ بیٹھ جائیں،آپ بیٹھ جائیں-----

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ،ایک منٹ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم!آپ بیٹھ جائیں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: سپیکر صاحب! دا بچے کښینوه-----

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: مهربانی ډیره شکریه، بنه ده دا بچے د کښینولو، دا ډیر بنه بچے دے-----

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: دا ډیر تکړه بچے دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب!

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل صاحب، فضل حکیم! ته کښینه، شیر اعظم صاحب!آپ وائنڈاپ کریں،آپ وائنداپ کریں-----

جناب شیر اعظم خان: دیکھیں، میں صرف عرض یہ کرناچاہتاہوں کہ اگر بجٹ پر تقریر کرنا-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: اور جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے توان کو حذف کرتاہوں۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت خان!

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت خان!آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیاقت صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ چلے جائیں، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، میں ان کو حذف کرتا ہوں اور آپ واپس لے لیں اپنے الفاظ، آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، وہ واپس لیں۔

جناب شیر اعظم خان: نہیں، میں نے بات مکمل نہیں کی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات بھی کی ہے، آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، وہ واپس لیں اور ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

جناب شیر اعظم خان: دیکھیں، میں بجٹ پہ بات کر رہا ہوں، غریب عوام کی بات کر رہا ہوں، اگر بجٹ پر اعتراض کرنا جرم ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کو واپس لیں اور میں ان کو حذف کرتا ہوں جی۔

جناب شیر اعظم خان: بجٹ پر تقریر کرنا اگر جرم ہے تو سب سے پہلے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں، میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

جناب شیر اعظم خان: بجٹ پر سب سے پہلے اعتراض اسد عمر صاحب نے کیا ہے، اس نے بھی اس بجٹ پر اعتراض کیا ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خاموش، آپ بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں جی۔

جناب شیر اعظم خان: تو بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! شیر اعظم صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کو واپس لیں۔

جناب شیر اعظم خان: دو منٹ، دو منٹ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کو واپس لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: نہیں نہیں، یہ نہیں چلے گا، اس طرح نہیں چلے گا، * + کی بات نہیں چلے گی، * + کی بات نہیں چلے گی، * + + ----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: نہیں نہیں، آپ بیٹ بیٹھ جائیں، اچھے بچے بات مانتے ہیں بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے الفاظ واپس لیں، شیر اعظم صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے الفاظ واپس لیں، شیر اعظم صاحب! آپ اپنے الفاظ واپس لیں-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ اپنے الفاظ واپس لیں-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، لیڈیز کے ہوتے ہوئے---

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، لیڈیز کے ہوتے ہوئے-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیڈیز کے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ نامناسب ہیں-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: لیڈیز کے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ نامناسب ہیں (شور) لیڈیز کے ہوتے ہوئے یہ الفاظ نامناسب ہیں جنہوں نے کہے ہیں، * + کے الفاظ کے جو انہوں نے کہے ہیں، ان کو حذف کیا

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جائے اور یہ ان کو واپس لے لیں۔

جناب شیر اعظم خان: وہ بعد میں بات کریں نا، پہلے مجھے تو بات کرنے دو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، واپس لے لیں، اپنے الفاظ واپس لے لیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اپنے الفاظ واپس لے لیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں کریں گے، یہ اپنے الفاظ واپس لیں، یہ الفاظ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، یہ الفاظ واپس لے لیں، انہوں نے جو کہا ہے، * + کے الفاظ، یہ الفاظ واپس لیں اور میں ان کو حذف بھی کرتا ہوں لیکن یہ واپس لیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں میں بتاتا ہوں، آپ بیٹھ تو جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! آپ وائنڈ اپ کریں اور آپ * + کے الفاظ واپس لیں، آپ واپس لیں جی۔ شیر اعظم صاحب! آپ وائنڈ اپ کریں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وائنڈ اپ کریں، آپ سب بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر خواتین اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں وہ فیمل ایم پی ایز نے واک آؤٹ کر دیا ہے۔ (شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم صاحب! ایک منٹ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر، ہاؤس ان آرڈر-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر، لیاقت خان! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر، ہاؤس ان آرڈر۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، شیر اعظم صاحب! یہ پہلی دفعہ نہیں ہے، ہمیشہ آپ کے منہ سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں جس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے، Kindly آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں، یہ پہلی دفعہ نہیں ہے، پہلے بھی آپ نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے تھے آج پھر آپ کر رہے ہیں، لہذا میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، وہ واپس لے لیں پھر آپ وائنڈ اپ کریں---۔

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وہ الفاظ لیں پھر وائنڈ اپ کریں، آپ اپنے الفاظ واپس لیں اور پھر وائنڈ اپ کریں۔

جناب شیر اعظم خان: میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، وہ اپنے واپس لے رہے ہیں، آپ بیٹھ جائیں-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سب بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں ورنہ میں اجلاس 'ایڈ جرن' کر دوں گا۔

جناب شیر اعظم خان: آپ کی بڑی مہربانی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں ورنہ میں اجلاس کو 'ایڈ جرن' کروں گا، آپ بیٹھ جائیں ورنہ میں اجلاس 'ایڈ جرن' کر دوں گا۔

جناب شیر اعظم خان: آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں اپنی تقریر وائنڈ اپ کروں گا، اب یوسفزئی صاحب آ گئے، یوسفزئی صاحب آ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کښېنئ خبره کوی کنه، کښېنئه۔

جناب شیر اعظم خان: اب یوسفزئی صاحب آ گئے ہیں، اب میرے بیٹے بات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں، شوکت! آپ بیٹھ جائیں جی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھ گئے، تاج محمد صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ جائیں۔

جناب شیر اعظم خان: اب میں دو لفظوں میں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شیر اعظم خان: اب میں دو لفظوں میں مسٹر سپیکر! وائنڈاپ کرتا ہوں، دو لفظوں میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت! آپ سب بیٹھ جائیں ایک منٹ، ایک منٹ شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: یہ بجٹ جو ہے یہ غریبوں کے لئے نہیں ہے، غریب دشمن ہے، عوام دشمن ہے، سرکاری ملازمین، سرکاری آفسروں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب! شیر اعظم وزیر صاحب! آپ اپنے الفاظ واپس لیں اور آپ وائنڈاپ کریں اور آپ نے جو الفاظ استعمال کئے غیر پارلیمانی، میں ان کو حذف کرتا ہوں۔ مولانا لطف الرحمان صاحب، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: بیٹھ جائیں۔ جناب عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ہماری فیمیل ایم پی ایز نے واک آؤٹ کیا ہے، ہماری فیمیل ایم پی ایز نے واک آؤٹ کیا ہے شیر اعظم وزیر کی باتوں پہ، تو میری باقی فیمیل سے ریکویسٹ ہے کہ وہ جا کے ان کو لے آئیں، اس لئے کہ وہ بھی فیمیل ایم پی ایز ہیں اور آپ بھی فیمیل ہیں۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: د شیر اعظم وزیر په خبرو باندې ئې واک آؤټ کړے دے، زمونږ دې فیمیل وائی۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: * +کے الفاظ جو استعمال کئے ہیں * + * +کے الفاظ انہوں نے استعمال کئے جو غیر پارلیمانی ہیں۔ عنایت اللہ صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، عنایت اللہ صاحب! آپ شروع کریں جی، عنایت اللہ! آپ کو فلور دیتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب عنایت اللہ: ہاؤس کو ان آرڈر کریں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کو ان آرڈر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ آپ سب بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: رنگیز اور عباسی صاحب! اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

جناب ظفر اعظم: میں Rule 235 کو اشارتاً کیا گیا۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر، ابھی ہاؤس ان آرڈر۔

جناب ظفر اعظم: Rule 235 سپیکر صاحب!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر لاء جی۔

وزیر قانون: سر! میں صرف ایک ریکویسٹ کرنے جا رہا ہوں، ہاؤس کا ماحول بالکل ٹھیک ٹاک تھا، لیڈر آف اپوزیشن نے تقریر کی، وہ فنانس منسٹر نے نوٹ کی ہے، اس کے بعد دیگر جو اپوزیشن لیڈران ہیں، ان کے پوائنٹس بھی ہم نوٹ کر رہے ہیں، ہم چاہ رہے ہیں کہ ہاؤس میں ایک اچھی ڈیبیٹ ہو اور اس سے کوئی فائدہ ہو صوبے کے عوام کے لئے، افسوس اس وقت ہوا کہ ایک سینیئر ہمارے لیڈر ہیں اپوزیشن کے اور

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

انہوں نے ایسے الفاظ بیان کر دیئے کہ میرے خیال میں وہ مناسب نہیں، اگر اس طرح الفاظ ادھر سے استعمال ہوں گے پھر ادھر سے بھی استعمال ہوں گے تو پھر Reaction بھی ہو گا اور پھر ہاؤس کا ماحول وہ نہیں رہے گا، تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ بجٹ پہ بات ہونی چاہیئے، پارلیمانی الفاظ کو ملحوظ خاطر رکھ کر بات ہونی چاہیئے، ماحول خراب ہو گا تو پھر نہ آپ کو موقع ملے گا نہ ہمیں موقع ملے گا اور نقصان جو ہو گا تو وہ عوام کا ہو گا۔ تو سر! Kindly یہ ڈیبیٹ آگے چلنی چاہیئے اور اس کے بعد ذرا سیریس انداز سے اس ڈیبیٹ کو Conduct کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، میں تمام ممبران سے یہ ریکویسٹ کروں گا اور آپ سب قابل احترام ہیں جی، یہ پہلی دفعہ نہیں ہے، میں پھر دوبارہ Repeat کر رہا ہوں کہ شیر اعظم وزیر صاحب! آپ Kindly یہ کنٹرول کیا کریں، آپ جو الفاظ استعمال کرتے ہیں، وہ ٹھیک نہیں ہوتے، ہمارے باقی ممبران بھی ہیں، اپوزیشن پارلیمانی لیڈرز بھی ہیں، اپوزیشن ممبران بھی ہیں، ان کے منہ سے کبھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہیں ہوئے اور آپ بار بار کر رہے ہیں، لہٰذا میں آپ کو تنبیہہ کرتا ہوں Kindly ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔ جی عنایت اللہ صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب عنایت اللہ: ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب سردار حسین: بس د دې باره کښې یو منټ خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ بابک صاحب! میں نے آپ کو پورا فلور دیا تھا، آپ نے کہا تھا کہ میں سپیچ نہیں کرتا، آپ کی جگہ آپ نے شیر اعظم صاحب کو ٹائم دیا تھا، میں نے آپ کو اناؤنس کیا، آپ نے ٹائم نہیں لیا، ابھی آپ نے ٹائم جو ہے ادھر دیا، ابھی عنایت اللہ صاحب جو ہیں۔۔۔۔

جناب سردار حسین: آپ خود حالات خراب کر رہے ہیں، آپ خود حالات خراب کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی عنایت اللہ صاحب جو ہیں۔ عنایت اللہ صاحب! ایک منٹ جی، ایک منٹ پھر بابک صاحب! میں آپ کو فلور دیتا ہوں، آپ بات کریں، سردار حسین بابک صاحب! آپ بجٹ کریں بجٹ پہ، آپ بجٹ سپیچ کریں بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب! آپ سپیچ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر! آپ استقامت، تھینک یو، میں نے ریکویسٹ اسی لئے کی ہے کہ ہاؤس کا ماحول خراب رہا، دیکھیں ہمارے بزرگ پارلیمانی لیڈر نے ایک لفظ اگر کہا؟ تو میرے خیال میں یہ پوچھنا چاہیئے تھا کہ اس نے کیا لفظ کہا؟-----

(اس مرحلہ پر حکومتی اراکین کی طرف سے شور شرابہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ان کی سن لیں پھر شوکت یوسفزئی صاحب Respond کر لیں گے، آپ سن لیں، آپ سن لیں جی۔

جناب سردار حسین: یہ تو کوئی، یہ کونسا طریقہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، آپ خاموشی سے سن لیں۔

جناب سردار حسین: کوئی پارلیمانی لیڈر ہے ان کا، کوئی ڈسپلن ہے ان میں؟ ادھر سے ایک بندہ جو ہے Junior most وہ پورا آدھا گھنٹہ کے بنا رہا تھا اور جو نشانات بنا رہا تھا، ہمارے معاشرے میں وہ نشانات کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے ہیں؟ ہم تو یہی ریکویسٹ کرتے ہیں، ہم یہی ریکویسٹ کرتے ہیں، (مداخلت) دیکھیں ہم مسئلے کو جناب سپیکر!-----

(مداخلت)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ مسئلہ، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، منسٹر صاحب، محب اللہ صاحب! (مداخلت) محب اللہ صاحب! محب اللہ صاحب! آپ Respond کر دیں اس کے بعد، محب اللہ صاحب! آپ Respond کر دیں پھر، آپ Respond کر دیں پھر، بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی لیڈر صاحب نے، (مداخلت) اگر پارلیمانی لیڈر صاحب نے، (مداخلت) اگر پارلیمانی لیڈر صاحب نے، پارلیمانی لیڈر صاحب نے اگر ایک بات کہی ہے-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! بابک صاحب! اوس خبره Settled شوه جی تاسو خپل سپیچ شروع کړئ جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! آج میں سپیچ نہیں کر رہا ہوں، میں کل کروں گا ان شاء اللہ لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، وہ مکے بنا رہا تھا، اگر اس نے کوئی غلط بات کہی ہے تو ہم نے تالیاں نہیں بجائیں، وہ مکے بنا رہا تھا اور سارے ان کو داد دے رہے تھے، اس طرح ماحول جناب سپیکر! نہیں ہونا چاہیئے، میں بار بار آپ سے ریکویسٹ کر رہا تھا کہ اس کو بولنے دیا جائے کہ یہ گالیاں دے رہا ہے کہ کیا کر رہا ہے تاکہ ہم سن لیتے اور اس کو جواب دے دیتے ہم، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے جناب سپیکر، اگر وہ غصہ تھا، پھر بھی میں یہی ریکویسٹ کروں گا جناب سپیکر، جناب سپیکر! میں ریکویسٹ کروں گا کہ اسی ہاؤس کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہیئے ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی، اگر ادھر سے کوئی ایسا لفظ استعمال ہوتا ہے، آپ اس کو Expunge کر لیا کریں، جناب سپیکر! بالکل جو لفظ پارلیمانی لیڈر صاحب نے استعمال کیا ہے، اگرچہ پشتو کے معاشرے میں یوتھ کے لئے یہی لفظ استعمال ہوتا ہے، وړوکے لوگ استعمال ہوتا ہے یہی استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے اراکین کی طرف سے شور شرابہ)

جناب سردار حسین: لیکن پھر بھی، لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: اب یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: مجھے کمپلیٹ کرنے دیں جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں، دا خو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! تاسو د هغوی د هغه الفاظو تائید کوئ لګیایئ، بابک صاحب! د هغوی د الفاظو تائید تاسو کوئ لګیایئ نو دا مه کوئ، تاسو د شیر اعظم صاحب د الفاظو تائید کوئ لګیایئ۔

جناب سردار حسین: زه نه کوم، زه نه کوم۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: مجھے کمپلیٹ کرنے دیں نا، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے کمپلیٹ کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں، ایک منٹ سن لیں، یہ سن لیں پھر آپ کہہ دیں۔

جناب سردار حسین: جناب لاء منسٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: اوہو، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، یہ کونسا طریقہ ہے، یہ وہی حرکتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات کرلیں پھر آپ Respond کرلیں گے۔

جناب سردار حسین: مجھے کمپلیٹ کرنے دو، پھر اگر آپ مطمئن نہ ہوں لیکن میں یہ کہنے والا ہوں کہ اگر پھر بھی ان لوگوں کو ٹھیس پہنچی ہے تو یہ ہمارے بزرگ ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ اپنا لفظ واپس لے لے۔

جناب شیر اعظم خان: اگر وہ غلط ہو؟

جناب سردار حسین: خیر ہے اگر مگر کی بات نہیں کرتے وہ خفا ہیں، وہ خفا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، شیر اعظم صاحب وہ غلط ہے، آپ واپس لے لیں تو بہتر ہوگا۔

جناب سردار حسین: انہیں ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ لفظ جو ہے خیر ہے آپ واپس لے لو بس تو یہی میں کہنے والا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب، لاء منسٹر، لاء منسٹر سلطان صاحب!

وزیر قانون: سر! بابک صاحب نے جو کہا، اس کی میں قدر کرتا ہوں کیونکہ ان کا مقصد یہی ہے کہ ہاؤس میں ماحول ٹھیک رہے، میں صرف ایک بات کی Clarification کر رہا ہوں، اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لفظ یوتھ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اگر آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں، پھر ہم وہ الفاظ استعمال کریں، پھر تو ٹھیک ہے، اگر اپنے لئے یا آپ کے جو یوتھ لیڈرز ہیں، اے این پی میں بھی ہیں، پیپلز پارٹی میں بھی ہیں، اگر ان کے لئے یہ الفاظ آپ پسند کرتے ہیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں ہے تو پھر یہ نا کریں۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے اراکین نے تالیاں بجائیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کا مشکور ہوں جناب سپیکر صاحب! اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس بڑا آگسٹ ہاؤس ہے اور یہ جو بجٹ ہے، یہ Budget document سب سے Important document ہوتی ہے اور میرے خیال میں یہ جو بجٹ کے دن ہوتے ہیں، وہ حکومت۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ: پلیز ہاؤس کو آرڈر میں کریں، ہاؤس کو آرڈر میں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر کریں پلیز۔

جناب عنایت اللہ: یہ Budget document سب سے Important document ہوتی ہے اور یہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کے لئے سب سے زیادہ Important موقع ہوتا ہے کہ اس پہ ہم حکومت کی سکروٹنی کرتے ہیں، اس کی Accountability کرتے ہیں، جو اعداد و شمار وہ پیش کرتے ہیں، جو Income کے تخمینے پیش کرتے ہیں، جو Expenditures کے تخمینے پیش کرتے ہیں، ہم ان کو Scrutinized کرتے ہیں، یہ اپوزیشن کا بنیادی کام ہے اور اس بجٹ کو پاس کرنا اسمبلی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ یہ جو Provincial Consolidated Fund ہے، یہ اسمبلی اس کی کسٹوڈین ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے سال درانی صاحب نے بھی کہا تھا، اپوزیشن کے لیڈرز نے بھی کہا تھا اور حکومت نے Promise بھی کیا تھا کہ ہم Pre-Budget Seminar کریں گے اور ہم پارلیمانی لیڈرز سے، ایم پی ایز کے ساتھ Meaningful consultation کریں گے، کم از کم مجھے کسی Meaningful consultation کے اندر بلکہ Nominal consultation کے اندر بھی نہیں بلایا گیا ہے اور مجھے اندازہ ہے کہ یہاں ڈیبیٹ ہو گی، تقریریں ہوں گی، ہم کمزوریاں پوائنٹ آؤٹ کریں گے لیکن آپ کے ساتھ بہت بڑی میجارٹی ہے اور At the end of the day آپ کے اپنے ممبران بھی خاموش رہیں گے، ان کے بھی جو Grievances ہیں، وہ فلور پہ نہیں لا سکتے ہیں، اس لئے اس بجٹ کو پاس کریں گے۔ جناب سپیکر! ایک برٹش پرائم منسٹر ہیں Benjamin Disraeli، اس کو کسی نے رپورٹ کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ "There are three kind of lies, lies, damned lies and statistics" اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ Statistics ہیں، یعنی Mixed statistics ہیں اور Statistics کو بھی انہوں نے Lies کہا ہے، جھوٹ کہا ہے، یعنی جو فنانس منسٹر صاحب نے اس

پہ ایک قسم Boost کیا ہے کہ ہم نے بجٹ کو بڑھا دیا ہے اور 900 ارب پہ ہمارا بجٹ پہنچ گیا ہے، درانی صاحب نے پچھلے سال کے حوالے دیئے اور درانی صاحب! آپ نے پچھلے سال کے Revised Estimates کے حوالے دیئے، Revised کے آگے ایک دوسرا فگر ان کے وائٹ پیپر کے اندر لکھا ہوا ہے، اس کو Actuals کہتے ہیں، میں نے سر! وہ Actuals لئے ہوئے ہیں، آپ نے Revised کے کہے تو یہ Actuals اس سے بھی زیادہ کم ہے اور اس میں ہر سیکٹر میں آپ کی کمی ہے، یعنی جو آپ کی Dependency ہے، آپ نے خود وائٹ پیپر کے اندر لکھا ہے کہ 93% آپ کی Dependency ہے فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو چار پانچ ہیڈز کے اندر پیسے ٹرانسفر کرتی ہے، وہ Federal Tax Assignment ہے، بہت بڑا Chunk اسی کا ہوتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو Straight Transfers کی مد میں پیسے ٹرانسفر کرتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو Net Hydel Profit کی مد میں پیسے ٹرانسفر کرتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو War on Terror کی مد میں پیسے ٹرانسفر کرتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ آپ کو Other Grants کی صورت میں، Special Grants، Others کے Head میں آپ کو پیسے ٹرانسفر کرتی ہے تو یہ چار پانچ پرسنٹ ہے جس سے آپ کا 93% Revenue پورا ہوتا ہے۔ دیکھیں اگر پورے ملک کی Economy خراب ہو اور اس خراب Economy کے اوپر فیڈرل گورنمنٹ Projection کرے اور وہ غلط Projection کرے، وہ غلط اندازے لگائے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم In isolation اس کے اثرات سے بچ سکتے ہیں۔ اگر ڈالر کی قیمت گر رہی ہے اور ملکی معیشت کمزور ہو رہی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ صوبہ اس سے بچ جائے گا؟ فیڈرل گورنمنٹ نے 5 ہزار 550 ارب ٹیکس کا اپنے لئے ایک ہدف رکھا ہوا ہے اور خود اپنی فنانس منسٹری کی Statements ہیں، 'ڈان' اور دوسرے اخبارات کے اندر چھپی ہے کہ اگلے سال کا Forecast جو Economy کی Growth کا ہے، وہ 2.4% ہے، پچھلے سال کا آپ نے جو Ongoing year کا 6% لگایا تھا، آپ 3.3% جو ہے Achieve کر سکے ہیں، اگلے سال کا Forecast جو Exact forecast ہے، وہ 2.4% ہے، جب Economy slowdown ہو گی، جب Economy کی Growth کے اندر Growth نہیں ہو گی تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ 5 ہزار 550 ارب کیسے Collect کریں گے، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ آپ Collect کریں؟ اور جب وہ Collection نہیں ہو گی تو آپ کا Major source جو ہے، وہ Federal Tax Assignment ہے، اس Major source پہ ایک بہت بڑا

کٹ لگے گا اور درانی صاحب! آپ 61 اور 62 ارب کا کہہ رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو سو ارب روپے سے بھی زیادہ خسارے کا بجٹ ہوگا، دیکھیں پچھلے سال آپ کے Straight Transfers جو ہیں، وہ پچھلے سال بھی کم ملے، Actuals آپ کو 21 ارب ملے ہیں، اس سال 25 ارب آپ نے شو کئے ہیں، آپ کی جو اپنی Own source Revenue ہیں، وہ بھی پچھلے سال بہت زیادہ کم ہوئے ہیں، یعنی Taxes کی مد میں آپ کو 15 ارب روپے ملے ہیں۔ پچھلے سال میں نے فنانس منسٹر صاحب کو GST on Services کی بات کی تھی، آپ کے وائٹ پیپر کے اندر ہے اور جو ہماری اکنامک سروے آف پاکستان ہے، اکنامک سروے آف پاکستان کے اندر بھی یہ بات ہے کہ سب سے زیادہ Growing Sector جو ہے، وہ Service Sector ہے، 60% جو ہے GDP کو Contribute کرتا ہے Service Sector اور Service Sector اس سال بھی کہ جو Economy slowdown ہوئی ہے، اس کی چار پرسنٹ سے زیادہ Growth ہے، وہ آپ کے ساتھ Income کا بڑا Source ہے، پچھلے سال میں نے منسٹر صاحب سے کہا تھا، آج جب میں نے فگرز دیکھیں تو 2013 سے Onward آپ کا خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی دس ارب اکٹھا کر رہی تھی، اس سال جو اب Actuals کا فگر دیا گیا ہے، وہ آٹھ ارب ہے، وہ پچھلے سال سے بھی کم ہوا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں آپ Space create کر سکتے ہیں، وہ آپ نہیں Create کر پائیں گے، آپ کا فیڈرل گورنمنٹ سے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا جو مسئلہ ہے نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں 65 ارب روپے میں آپ کا خود وائٹ پیپر بتا رہا ہے کہ آپ کو 21/20 ارب روپے ملے ہیں اور 45 ارب روپے آپ کو اس سال بھی نہیں ملے ہیں، آپ کی اپنی حکومت ہے اور پرویز خٹک صاحب جب چیف منسٹر تھے تو ہم NEPRA کے اندر گئے تھے، ہم CCI کے اندر گئے تھے، ہم نے پارلیمنٹری لیڈرز کے دھرنے کئے تھے، وہ دھرنے کدھر گئے، آج ہم وہ دھرنے کیوں نہیں کر رہے ہیں کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، وہ AGN Kazi Formula کے مطابق، AGN Kazi Committee Methodology کے مطابق اس سال ہم نے 95 ارب Claim کئے تھے، پچھلے سال آپ کے اپنے حمایت اللہ صاحب کے Statistics تھے، ان کی Calculations تھیں کہ Hundred billion سے زیادہ ہیں، اس سال وہ 105/110 تک پہنچے ہوں گے، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کو اس Budget documents کے اندر کیوں Reflect نہیں کرتے ہیں؟ اگر آپ کے Estimates غلط ہیں، آپ کے فنانس ڈپارٹمنٹ کے Estimates غلط ہیں، حمایت اللہ

صاحب کے Estimates غلط ہیں تو منسٹر صاحب! آپ اس کو Documents کے اندر کیوں نہیں لکھتے ہیں؟ یہ تو ہمارا Right ہے، یہ تو ہم لکھتے رہے ہیں، یہ تو باقی حکومت جب یہاں اپوزیشن کی حکومت ہوتی ہے تو ہم بڑے زور سے یہ باتیں اور دعوے کرتے ہیں، یہ تو ہمارے صوبے کا Right ہے لیکن اس Document کے اندر وہ کالم مجھے خالی نظر آیا جو Kazi Committee Methodology کے مطابق آپ کا Right بنتا ہے، وہ مجھے خالی نظر آیا، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، مرکز میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، یہ Right اگر ہمیں، انہی وائٹ پیپر کے اندر بھی یہ بات لکھی ہے کہ دو مسائل اس صوبے کے بڑے Important ہیں، ایک این ایف سی ایوارڈ، این ایف سی ایوارڈ 2010 میں ہوا ہے اور اس این ایف سی ایوارڈ کے اندر ہمارا جو Vertical distribution میں شیئر ہے، وہ 57 ارب پہ پہنچ چکا ہے صوبوں کا اور این ایف سی ایوارڈ ایکسپائر ہو چکا ہے، 2019 ہے، 2019-20 کا آپ بجٹ پیش کر رہے ہیں، این ایف سی تشکیل پا چکی ہے اس حکومت کے اندر لیکن وہ ایوارڈ دینے میں ناکام رہی ہے، اس کا اس صوبے کے غریب لوگوں کو نقصان ہوگا کیونکہ 2017 کی جو Census ہوئی ہے، اس میں آپ کی آبادی کا Percentage پنجاب سے بڑھا ہے، اس میں آپ کی آبادی کا Percentage سندھ سے بڑھا ہے، اگر آپ این ایف سی ایوارڈ Ensure نہیں کرائیں گے تو اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ زیادتی کریں گے، اس صوبے کے ساتھ فاٹا ملا ہے، فاٹا کی آبادی ملی ہے، این ایف سی ایوارڈ کے اندر کانسٹی ٹیوشن میں لکھا ہوا ہے جس کانسٹی ٹیوشن کی جس آرٹیکل کے تحت این ایف سی ایوارڈ ہوتا ہے، اس میں Eighteenth amendment کے اندر لکھا ہوا ہے کہ صوبوں کا شیئر بڑھے گا، اگر کم بھی بڑھ جائے، 60% تک بھی ہمارا شیئر پہنچ جائے Vertical share تو اس صوبے کو Billion of rupees کا فائدہ ہوگا، منسٹر صاحب مجھے بتائیں، اپنی سپیچ میں، اس اسمبلی ایوان کو بریف کریں کہ آپ نے این ایف سی ایوارڈ ابھی تک کیوں، مرکز میں آپ کی حکومت ہے، صوبے میں بھی ہے تو کیوں نہیں تشکیل پا رہی ہے، آپ ایوارڈ کیوں نہیں دے رہے ہیں، ایوارڈ دینے میں کیوں آپ ناکام رہے ہیں؟ مجھے خدشہ ہے کہ اس حکومت کے پانچ سال گزر جائیں گے اور ہمیں اس پرانی تنخواہ پہ گزارہ کرنا پڑے گا، یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ یہ انہوں نے اپنے وائٹ پیپر کے اندر اس کا تذکرہ کیا ہے جناب سپیکر! آپ کی Projections ساری غیر حقیقی ہیں، آپ کا یہ بجٹ خوابوں کے اوپر بنا ہے، ایک سراب کے پیچھے آپ لگے ہوئے ہیں، غیر حقیقی اندازے آپ نے لگائے ہوئے ہیں، آپ نے 900 بلین کا بجٹ پیش کیا

ہے، Against 900 billion آپ نے 855 بلین کے Expenditures show کئے ہیں، 45 بلین کا آپ نے سرپلس شو کیا ہے اور آپ اپنے بجٹ کے اندر کہہ رہے ہیں کہ میرا Throw forward جو ہے، وہ دو سوارب کم کرکے پھر بھی چار سال ہے، دو سوارب روپے کم کرکے پھر بھی 420 ارب کا Throw forward ہے، اگر آپ کا 420 ارب Throw forward ہے، فنانس منسٹر صاحب! یہ 45ارب اس میں کیوں نہیں لگاتے ہو؟ لیکن آپ نے اس میں لکھا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی Instructions پہ ہم سرپلس بجٹ پیش کررہے ہیں، بھئی فیڈرل گورنمنٹ صوبائی حکومت کو Instruct نہیں کرسکتی ہے، یہ Constitutional unit ہے، اس بجٹ کے اپنے پاورز ہیں، اس کے اپنے اختیارات ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ کو کس کے Dictates ہیں، وہ آپ ہم جانتے ہیں، آئی ایم ایف کے Dictates ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ آئی ایم ایف کے Dictates پہ وہ بجٹ بھی بنا ہے اور یہ بجٹ بھی بنا ہے، بھئی کنٹریکٹرز کے پیسے ہم نہیں دے پارہے ہیں اور آپ 45ارب سرپلس شو کررہے ہیں، یہ آپ ڈرامہ کررہے ہیں، مذاق کررہے ہیں، Statistics کو گھمارہے ہیں، ہیرا پھیری کررہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! جناب فنانس منسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے بجٹ میں اضافہ کردیا ہے، میں سمجھتا ہوں جب آپ اس کو Calculate کرتے ہیں تو جو پچھلے سال آپ کا Actuals 618ارب تھا، آپ کا Projection, projected جو بجٹ تھا اور جس میں سرپلس آپ منہا کریں تو وہ 648 تھا، اس کے ساتھ اگر آپ اس سال کے ہیلتھ کے فگرز کو Calculate کریں گے تو پچھلے سال 5.49 آپ کی Percentage تھی ہیلتھ کی، اس سال 5.2 ہے، تو 0.49 آپ کی کمی آئی ہے، جناب سپیکر صاحب! مجھے پورا موقع دیں گے، میں ابھی صحت کی بات کررہا ہوں، دیکھیں اس میں جو آپ کی ڈویلپمنٹ کے اندر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کریں کہ وائنڈاپ جلدی کریں۔

جناب عنایت اللہ: ڈویلپمنٹ کے اندر آپ کی کمی آئی ہے، Revised میں آپ کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ ہے ہیلتھ کا، اس میں کمی آئی ہے اور آپ کہتے ہیں ہیلتھ آپ کی Top priority ہے، ہیلتھ آپ کی Top priority نہیں ہے، آپ کی Top priority road ہے، آپ اپنا بجٹ اٹھا کے دیکھ لیں Multi Sectorial Development میں آپ کے زیادہ پیسے جارہے ہیں، روڈز میں آپ کے زیادہ پیسے جارہے ہیں، ٹرانسپورٹ میں آپ نے زیادہ پیسے رکھے ہیں، بی آرٹی کے لئے رکھے ہوں گے اور

آپ کے ڈیویلپمنٹ کی سائیڈ پہ ہیلتھ چوتھے پانچویں نمبر پہ چلا جاتا ہے، ایجوکیشن کا بھی Revised میں آپ کا روڈ سے کم ہوتا ہے، روڈ پہ پچھلے سال آپ نے Revised میں 17 ارب روپے لگائے ہیں، ایجوکیشن کا اس سے کم ہے، اس لئے ایجوکیشن بھی آپ کی Priority نہیں ہے، آپ اگر ایجوکیشن پہ جائیں، اکنامک سروے آف پاکستان کو آپ پڑھیں تو آپ سے لیٹریسی ریٹ میں بلوچستان آگے نکل گیا ہے، آپ اکنامک سروے آف پاکستان کا انٹروڈکشن پڑھیں، اس میں جو اندازہ اور انہوں نے جو فگرز دیئے ہوئے ہیں، اس میں کے پی سے بلوچستان کی لیٹریسی ریٹ زیادہ ہے، آپ کا Net enrolment جو ہے، وہ Static ہے اور آپ کے 1.8 ملین بچے، یہ آپ کی اپنی جو مانیٹرنگ یونٹ ہے، اس کی رپورٹ ہے کہ 1.8 ملین بچے آپ کے Out of schools ہیں اور اس کی رپورٹ ہے کہ جو 77% بچے جو ہیں، 70 سے لے کر 77% بچے پرائمری مکمل کرنے کے بعد آگے ہائی سکولوں میں نہیں جاتے ہیں، یہ آپ کی مانیٹرنگ یونٹ کی رپورٹ ہے، یہ اخبارات کے اندر بھی رپورٹ ہوئی ہے، اس کے اندر بھی موجود ہے، تو آپ جب ایجوکیشن کے اوپر خرچ کر رہے ہیں تو یہ پیسے کہاں جا رہے ہیں، اس کا کوئی حساب ہونا چاہیئے، اس کی کوئی سکروٹنی ہونی چاہیئے، اس کی Accountability ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر! یہ اندازہ بھی آپ کا غلط ہے کہ آپ ایجوکیشن کے اوپر زیادہ Spend کر رہے ہیں اور آپ ہائر ایجوکیشن کی ریگولر بجٹ، Recurrent budget، تنخواہوں کا بجٹ، آپ ٹیکنیکل ایجوکیشن، ان سب کا Cumulative figure آپ ہمارے سامنے کر دیں کہ لیجئے بھئی ہم نے تو 200 ارب روپے رکھے ہیں حالانکہ جب آپ اس میں Actually جاتے ہیں اور اس کی سکروٹنی کرتے ہیں تو ڈیویلپمنٹ کے لئے آپ کے پیسے بہت زیادہ کم ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ انتہائی اہم اور Important sector ہے، لوکل گورنمنٹ میں آپ ہمیشہ سے جو Projected amount ہے، اس کا 50% دے دیتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کا تو ویسے بھی آپ نے سر کاٹ دیا ہے، آپ نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ختم کر کے Devolution کا جو Main tier ہے، اس کو ختم کر دیا ہے، آپ نے Devolution کی Spirit کو بھی ختم کر دیا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آپ نے اس سال بھی اس کو 50% پیسے ٹرانسفر کئے ہیں اور پورے پیسے ٹرانسفر نہیں کئے ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ آپ لوکل گورنمنٹ کو Strengthen کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! میں جو آپ کا ایک Important initiative ہے جس میں فنانس منسٹر صاحب نے اپنی سپیچ کی ابتدائی حصے میں ذکر بھی کیا ہے، جو وائٹ پیپر ہے، اس کی Introductory میں بھی اس کا ذکر کیا ہے، وہ

ریٹائر منٹ کا ایشو ہے کہ آپ ریٹائر منٹ کو 63 سال پہ لے گئے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ اس کی Repercussions کیا ہیں، آپ نے خود اپنے وائٹ پیپر کے اندر لکھا ہے کہ دس ہزار لوگ سالانہ ریٹائر ہوتے ہیں تو اگر آپ کو چار سال بجٹ پیش کرنے کا موقع ملے گا تو آپ چالیس ہزار لوگوں کو بے روزگار کریں گے، آپ آئندہ چار سالوں کے اندر چالیس ہزار لوگوں کو بے روزگار کریں گے، یہ جو Calculations ہیں، یہ غلط بھی ہیں، ویسے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی یہ Calculation غلط ہے کہ دس ہزار لوگ ریٹائرڈ ہوتے ہیں، میرا اندازہ ہے کہ پندرہ سے بیس ہزار لوگ ریٹائرڈ ہوتے ہیں اور آپ نے دس ہزار لکھے ہیں لیکن میں Baseline آپ کا دس ہزار لیتا ہوں تو آئندہ چار سالوں کے اندر آپ پچاس ہزار لوگوں کو بے روزگار کریں گے، آپ نے لوگوں کو ایک خواب دکھایا تھا، ایک سراب دکھایا تھا، آپ نے لوگوں کو بتایا تھا کہ ہم آپ کو ایک کروڑ نوکریاں دے رہے ہیں لیکن جو Economic growth slowdown ہو رہی ہے، خود آپ کے Economic experts کہتے ہیں، معاشی ماہرین کہتے ہیں کہ ایک فیصد Economic growth کم ہوتی ہے تو لاکھوں لوگ بے روزگاری میں چلے جاتے ہیں اور آپ کے اس سال دس لاکھ لوگ پورے پاکستان کے اندر بے روگار ہو گئے ہیں، ان کو Employment نہیں مل رہی ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ جو ریٹائر منٹ کا آپ نے فیصلہ کیا ہے، یہ اپنے نوجوانوں کے ساتھ زیادتی کی ہے، یہ آپ نے ان ہزاروں لاکھوں نوجوانوں کے ساتھ زیادتی کی ہے جنہوں نے پی ٹی آئی کو ووٹ دیئے ہیں، جنہوں نے پی ٹی آئی کے لئے Campaigns چلائی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ نوجوان اس کا خود پوچھیں گے، نوجوان اس کے لئے نکلیں گے۔ میں کچھ چیزیں اپنی اے ڈی پی کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں، یہ آپ نے جو اے ڈی پی دی ہے، اس میں آپ نے وہی پرانہ طریقہ اختیار کیا ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! یہ میرے ساتھ آپ کی اے ڈی پی کا خلاصہ ہے اور آپ نے اس میں Again disparities کی ہیں، اس میں Again آپ نے زیادتیاں کی ہیں، اس میں Again آپ نے Allocations کے اندر زیادتیاں کی ہیں، آپ نے نئے پراجیکٹس صرف اپنے ضلعوں کے اندر دی ہیں، فنانس منسٹر صاحب نے مجھے بتادیا تھا کہ میں نے Backward ضلعوں کے لئے ایک ارب روپے رکھے ہیں، ایک ارب سے زیادہ کوئی 1.1 بلین، ایک تو میں اس فارمولے سے Agree نہیں کرتا کہ اس نے پچھلے سال اور اس سے پچھلے والے سال کے Allocations کو دیکھ کے Backward Districts کو Identify ہے، اس کا اپنا فارمولہ موجود ہے، اس کی اپنی Baseline surveys موجود ہیں، اس کی

بنیاد پر آپ کیوں نہیں کرتے ہیں، آپ اس کی بنیاد پہ Scientifically کیوں Backward اضلاع کو Identify نہیں کرتے ہیں؟ لیکن میں آپ کو صرف ایک فگر بتاتا ہوں کہ آپ نے صرف نوشہرہ کے لئے ایک ارب اے ڈی پی کے اندر رکھے ہیں، آپ نے جو اپنے سینیئر منسٹرز کے، آپ کے، سپیکر صاحب کے، آپ کے مرکزی سپیکر کے، سابق وزیر اعلیٰ کے، موجودہ وزیر اعلیٰ کے جو اضلاع ہیں، ان کے لئے آپ نے آٹھ سو ملین، ایک ہزار ملین یہ پیسے رکھے ہیں اور سب سے غریب ضلعوں کو ملا کے آپ نے ایک بلین رکھے ہیں، آپ نے Again پندرہ بیس امبریلہ سکیمیں رکھی ہیں، آپ نے پچھلے سال 23 امبریلہ سکیمیں رکھی تھیں، میرے اپوزیشن کے دوستوں کو، کسی کو بھی کوئی ایک سکیم نہیں ملی ہے، مجھے لگتا ہے آپ دوبارہ وہی بے انصافی کریں گے، ایک بھی سکیم نہیں دیں گے لیکن آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو In writing دیں گے، یہ بے انصافی جو ہے پوری اپوزیشن، یہ اپوزیشن سن لیں، میں تو اپنی طرف سے دوں گا، میں In writing وزیر اعلیٰ کو لکھوں گا کہ یہ Disparity، یہ ظلم، یہ ناانصافی آپ کس قانون کے تحت کر رہے ہیں اور اس بجٹ کے اندر کٹ موشنز ہوں گے تو میں کسی بھی کٹ موشن کو جب تک آپ اے ڈی پی سے اس Disparity کو ختم نہیں کریں گے، میں کسی بھی کٹ موشن کے حق میں ووٹ نہیں دوں گا، کسی بھی کٹ موشن کو میں Unanimously pass نہیں ہونے دوں گا اور وہ جو ریکارڈ ہے، سیکرٹری اسمبلی! مجھے آپ وہ ریکارڈ In writing اسمبلی اجلاس کے بعد جو میں ہر کٹ موشن کے اوپر، ہر ڈیویلپمنٹ گرانٹ کے اوپر میں کٹ موشن لگاؤں گا، میں آپ سے ویڈیو ریکارڈنگ بھی مانگوں گا، آپ سے تحریری ریکارڈ بھی مانگوں گا اور میں یہ ساری چیزیں عدالتوں کے اندر لے جاؤں گا کیونکہ آپ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، آپ بے انصافی کر رہے ہیں، آپ میرے ضلع کو Ignore کر رہے ہیں، یہ جو دیر سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز ہیں، چار ایم پی ایز ہیں، آپ کو تین ایم این ایز ملے ہیں، آپ نے سارے میگا پراجیکٹس کے اندر دیر کو Ignore کیا ہے، آپ نے بڑے بڑے پراجیکٹس اپنے انہی Developed اضلاع کے اندر رکھ دیئے ہیں، میں نہیں سمجھتا، یہ آپ کو یہاں تو نہیں کہہ سکتے ہیں، یہاں تو ان کی مجبوری ہے، یہاں تو یہ ڈسپلن ہے لیکن یہ تنہائی میں آپ کو نہیں بتاتے کہ آپ کیوں یہ بے انصافی کر رہے ہیں؟ پرویز خٹک صاحب نے اس اسمبلی میں اندر بیٹھ کے یہ بات کہی تھی، کیبنٹ کے اندر بیٹھ کے یہ بات کہی تھی کہ چکدرہ سے لے کر چترال تک، چترال سے لے کر شندور تک، شندور سے لے کر گلگت تک میں نے آپ کے لئے Alternate route منظور کیا ہے، مجھے بتائیں کدھر ہے وہ Alternate route، کتنی

Allocation ہے اس کے لئے، کہاں اس پہ آپ نے کام شروع کیا ہے؟ آپ کی PSDP کی بک کے اندر آپ نے باغ ڈھیری تک پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر موٹروے Reflect کی ہے، میں بتانا چاہتا ہوں، یہ دیر کی طرف بھی کرلیں، یہ تو CPEC کا Route ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! اب وائنڈ اپ کریں۔

جناب عنایت اللہ: مجھے سوات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن جب وہاں کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس راستے سے بھی کریں، عمران خان کمراٹ گئے، اس نے کہا کمراٹ کو ہم ڈیویلپ کریں گے، مجھے بتائیں کمراٹ کو لاکھوں لوگ گئے ہیں، شہئی کی طرف لاکھوں لوگ گئے ہیں، لڑم کی طرف لاکھوں لوگ گئے ہیں، آپ کے اس بجٹ کے اندر ٹورازم سیکٹر میں یہ جو Top tourist attraction destinations ہیں، اس میں آپ نے ان کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟ دیکھیں یہ بے انصافی ہے، یہ ظلم ہے، اگر آپ کسی قانون قاعدے کا اس بجٹ کو، اس اے ڈی پی کو تو پابند نہیں کریں گے، میں آپ کو فلور آف دی ہاؤس پہ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ کہ ریکارڈ پہ آجائیں کہ ہم اس کو عدالتوں کے اندر چیلنج کریں گے، یہ شفیع اللہ خان آپ کو نہیں بتا رہے ہیں، اس کی 20 کروڑ روپے Beautification کے آپ نے تیمر گرہ کے کاٹ دیئے ہیں، آپ نے اس سکیم کو ختم کردیا ہے، مجھے فنانس منسٹر بتائیں، یہ کونسا انصاف ہے؟ انہوں نے تو آپ کو ووٹ دیا ہے، یہ اگر اٹھ کر بات نہیں کرسکتا ہے، آپ نے میرے آر ایچ سی کو ڈراپ کردیا، آپ نے اس کے آر ایچ سی کو ڈراپ کردیا، آپ نے تیمر گرہ میڈیکل کالج کو Re-emphasize کیا، آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی کیمپس دیر کو Re-emphasize کیا، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے چترال یونیورسٹی کو Re-emphasize کردیا، آپ نے میرے ملاکنڈ ڈویژن کے ان میگا پراجیکٹس کے ساتھ کیا کیا؟ سر! میں سمجھتا ہوں، میں اس اسمبلی کے اندر بات کر رہا ہوں، میں ہر کٹ موشن کے اوپر ڈیٹیل میں ہر ایک چیز کے اوپر بات کروں گا اور نصر اللہ صاحب! میں آپ کو مخاطب کرکے کہنا چاہتا ہوں، میری ہر چیز کو ریکارڈ کرلیں، مجھے اس کی پھر Written copy دے دیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! آپ چیئر کو Address کریں سیکرٹری صاحب کو نہ کریں۔

جناب عنایت اللہ: اور مجھے اس کی ویڈیو ریکارڈنگ دے دیں، میں اس کو لے کر کورٹ جاؤں گا، اگر آپ مجھے یہ نہیں دیں گے، کورٹ میں لے کر جاؤں گا، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے لیکن یہ پندرہ بیس منٹ کی بات نہیں ہے، اس پہ مسلسل ڈیبیٹ کی ضرورت ہے، اس کو Thoroughly

scrutinize کرنے کی ضرورت ہے،اس کی ایک ایک چیز کو دیکھنے کی ضرورت ہے لیکن ایک درخواست کرتا ہوں End پہ، Conclude کرتا ہوں کہ خدارا ان نوجوانوں کو جنہوں نے آپ کے لئے Campaign چلائی، جن لوگوں نے سوشل میڈیا پہ Campaign چلائی، جنہوں نے گھر گھر گلی گلی جاکے آپ کے لئے ووٹ مانگیں،ان کو بے روزگار مت کریں،ان کے منہ سے رزق کا نوالہ مت چھینیں، آپ نے Already یہ، میں صرف ایمپلائز کی بات نہیں کرسکا،ایمپلائز کے ساتھ بھی آپ نے زیادتی کی ہے،ان کا کوئی Increase نہیں کیا ہے اور increase 10% کرکے آپ پچیس تیس فیصد ان سے کاٹ رہے ہیں،آپ نے Tax slab پچاس ہزار لوگوں تک لاکے بہت بڑا ظلم مرکزی حکومت نے کیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: آپ انکم ٹیکس میں، جو نچلا طبقہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! وائنڈاپ کریں جی۔

جناب عنایت اللہ: نچلے طبقے کو،آپ نے نچلے طبقے کو Tax slab کے اندر لاکے بہت بڑا ظلم کیا ہے،اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نوجوان جنہوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں،جنہوں نے آپ کے،آپ کی پشت پہ کھڑے ہیں،آپ نے ان کو سراب دکھائے تھے، خواب دکھائے تھے،اگر آپ ان نوجوانوں کو مایوس کریں گے تو مجھے اگلا کوئی دوسرا چیلنج نظر آرہا ہے یعنی خونی چیلنج نظر آئے گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! وائنڈاپ کریں۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا مشکور ہوں، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب! منسٹر فنانس، منسٹر فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میں سب سے پہلے تو اپوزیشن کا،ان کی Suggestions کے لئے،ان کے مشوروں کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ ہمارے لئے ہمیشہ معززرہیں گے،بہت سوں سے تعلق بھی ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن سے ان کے Experience کی بناپہ،ایک تو جو ہے جو کہ میرا بنوں سے ایک رشتہ بھی ہے تو میں ہمیشہ جو ہے،ان کے ساتھ خاص محبت بھی ہے اور میں کوشش کرتا ہوں حالانکہ سیاسی اپوزیشن کرنی ہو کہ ہمارا وہ رشتہ قائم رہے لیکن اپوزیشن سے زیادہ مجھے فخر ہے اپنے Colleagues پہ کہ انہوں نے آج جس طریقے سے اپوزیشن کی باتیں سنیں شاید جس طریقے سے اپوزیشن نے اس دن بجٹ سپیچ نہیں سنی۔

(تالیاں)	جناب سپیکر! اپوزیشن کی میں نے ساری باتیں نوٹ کی ہیں، ان میں اچھی اچھی
Suggestions بھی ہیں، جو اچھی Suggestions ہیں، ان پہ ہم ضرور عمل کریں گے، Perfect
budget کوئی نہیں ہوتا، ایک ورک اینڈ پراگریس ہوتا ہے ایک سال بہتر ہو گا، دوسرے سال اور بہتر ہو
گا، تیسرے سال اور بہتر ہو گا لیکن بہتری آتی ہے، اس سال ہم صحت انصاف کارڈ لانچ کریں گے، امریکہ
میں آج تک یونیورسل ہیلتھ کیئر نہیں ہے، خیبر پختونخوا میں ان شاء اللہ 20-2019 میں ہو گی۔
(تالیاں)	سر! ایک Clarification چھوٹی سی ہے، عنایت صاحب نے بات کی کہ ان سے -Pre
Budget پہ Invite نہیں کیا، میں نے یہ بات بہت پہلے نوٹ کی تھی، ہماری دو تین ملاقاتیں ہوئی تھیں،
Obviously challenging ملاقاتیں ہوئی تھیں، Challenging ہونی چاہیئے، اپوزیشن کا کام ہے
چیلنج کرنا، سلطان خان میرے ساتھ بیٹھے ہیں، جو بھی ہماری Midyear میں ملاقاتیں ہوئی تھیں جب
انہوں نے چیلنج کیا کہ آپ نے اس سکیم کو پیسے کیوں نہیں دیئے؟ میں نے کہا کہ آئیے میرے ساتھ
بیٹھیں تاکہ میں آپ کو Financial situation بھی بتاؤں اور آپ سے مشورہ بھی لوں، کوئی نہیں
آیا، اس کے بعد میں کیا کروں؟ یہ حقیقت ہے۔ جناب سپیکر! بجٹ کی بکس کی بات درانی صاحب نے کہی کہ
کیوں نہیں؟ سر! 2019 سے، آپ بزرگ ہیں، آپ کے لئے میں Next year خاص بک پرنٹ
کروں گا، میری امید یہ ہے کہ چونکہ Next year 2020 ہو گا، خیبر پختونخوا وہ پہلا صوبہ بنا ہے جہاں پر
زیادہ تر نوجوان ہیں، شیر اعظم صاحب نے کہا بھی کہ زیادہ تر نوجوان ہیں تو ہم تو دیکھ سکتے ہیں بکس تو یہاں
بھی ہیں، USB میں بھی ہیں کہ Next year ہم Paperless budget present کریں، خرچہ بھی
کم ہو گا، ہمیں اکیسویں صدی میں بھی جو ہے وہ حاصل ہوں گے	(تالیاں)	لیکن اگر کسی ایم پی
اے کو چاہیئے تو ہم ضرور ان کو وہ Paper copies بھی دیں گے۔ جناب سپیکر! اب میں بڑی باتوں کے
بارے میں تھوڑا سا جو زیادہ بڑے Grievances جن کی بات ہوئی، ان پہ میں زیادہ توجہ کروں گا،
Individual schemes پہ میرے آفس کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں، میرے خیال میں اس ایوان
کو ہمیں صوبے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے، یہ صوبے کا ایوان ہے، یہ نہ پشاور کا ایوان ہے، نہ بنوں کا ایوان
ہے، نہ دیر کا ایوان ہے، نہ کسی اور ضلع کا ایوان ہے۔ درانی صاحب محترم ہیں، پوری اسمبلی میں سب سے
سینئیر ہیں، ان کی سپیچ میں نے لاسٹ ائر بھی بہت غور سے سنی تھی، ان کی جو Comments ہیں یہ نظر
آیا کہ شاید جوان کے Analyst ہے، لاسٹ ائر بھی ایک تھے اس بار بھی وہی ہے، وہ Feedback میں

نے سنی، بڑی Similar type کی آئی، میں خسارے کا Concept explain کرنا چاہتا ہوں کیونکہ درانی صاحب نے بھی بات کی اور عنایت صاحب نے بات کی۔ عنایت صاحب نے ایک اور بڑی زبردست بات کی کہ انہوں نے Actuals کو دیکھا، کبھی بجٹ بکس میں Actuals پہلے پرنٹ نہیں ہوئے ہیں، ستر سال سب کی حکومتیں رہی ہیں، کیوں نہیں ہوئے؟ کیونکہ ہمارا کلچر ہے کہ ہم ڈیٹا چھپاتے ہیں، میرا آئیڈیا تھا، اس حکومت کا آئیڈیا تھا لیکن جب یہ ڈیٹا سامنے آئے گا تو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ Actuals revised estimates سے کم ہوتے ہیں لیکن ایک بجٹ خسارے کا نہیں ہوتا، خسارے کا بجٹ تب ہوتا ہے جب آپ کے اخراجات آپ کی آمدنی سے کم ہو۔ اچھی حکومت وہ ہوتی ہے کہ جب ریونیو بھی کم آئے تو وہ اپنی اخراجات کنٹرول کرے، ریونیو کچھ ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے کچھ فیڈرل گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہوتا ہے، اس اے ڈی پی میں کافی Interesting information ہے کچھ ماضی کے بھی ہے۔ سر! یہ جو وائٹ پیپر ہے، اگر اس کے Appendix پہ آپ جائیں اور میں پیج آپ کو بتاتا ہوں، پیج نمبر 58، سال 2003-04 ایم ایم اے کی حکومت تھی، درانی صاحب سے فیملی کا پرانا تعلق ہے، چیف منسٹر تھے، اگر آپ Budgeted figures دیکھیں Total Provincial Receipts کے، تو وہ بنتے ہیں 51.4597 ارب، 51.497 بلین، جو Revised Estimates تھے، اس وقت چونکہ Actuals نہیں پرنٹ ہوتے تھے، یہ تو ہماری ایک کوشش رہی ہے 39.5772 Revised Estimates ارب، اپوزیشن کی Definition کے مطابق 12 ارب روپے کا خسارہ، تقریباً 50 ارب میں 12 ارب، پچیس فیصد کا خسارہ، یہ تو بڑی بری بات ہے لیکن میں تو درانی صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ کیونکہ اس نے مشکل سال میں کیونکہ بڑے Challenging حالات تھے، آپ کو یاد ہے، وہ بھی 2002-03-04 میں فیڈرل گورنمنٹ کے حالات Challenging تھے تو جو درانی صاحب نے خرچہ کیا، وہ 39.5 ارب کا Against 38.4 ارب کا کیا اور یہاں پہ لکھا ہے کہ 1.17 ارب کا سرپلس تھا، تو میرے خیال میں درانی صاحب اور ایم ایم اے کی اس سال کی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے کہ اس مشکل سال میں جو انہوں نے خسارہ Define کیا، وہ خسارہ نہیں تھا، انہوں نے Actually اس میں گزارہ کیا، Spending کی اور صوبے کو خسارہ نہیں دیا، اسی طرح بھی درانی صاحب! عنایت صاحب! ہم نے بھی نہ اس سال، نہ پچھلے سال، نہ اس سے پچھلے سال کبھی خسارے کا بجٹ نہیں پیش کیا اور عنایت صاحب کو پتہ ہونا چاہیئے Because وہ کیبنٹ کا حصہ تھے، (تالیاں) تو اس لئے میں، باقی درانی صاحب نے اسی ٹائپ

کی جو Revised Estimates کی بات کی تھی، میں Individual figures میں نہیں جاؤں گا Because یہ سارے فگرز موجود ہیں، اب کسی بھی سال تقریباً Budgeted Estimates اور Revised Estimates میں جائے، 74-1973 سے یہ ڈیٹا ہے، آپ کو پتہ چلے گا کہ Budgeted اور Revised figures میں تو فرق ہوتا ہے، تو ہم کیوں اس پہ پھر وہی باتیں ہر سال کرتے ہیں، وہی باتیں ہر سال کرتے ہیں، آگے بڑھیں؟ اچھا جی، اس میں میں یہی کہوں گا کہ With the greatest respect Sir, because you are my elder, you are an Ex-Chief Minister of the Province اور ہمیں اس پوزیشن کا احترام ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے، آپ نے کہا کہ "استحقاق"، کیونکہ یہ فگرز پیش ہوئے ہیں، Sir! With the very same definition اگر ہم Actual expenditures پہ جو بجٹ خسارے کا نہ ہو، اس کو ہم خسارے کا Present کرنے کی کوشش کرے، میڈیا اور عوام کو Mislead کرنے کی کوشش کرے تو میں وہی لفظ استعمال کروں گا "استحقاق"، اسی طرح Receipts جو بھی آئیں، جو ہماری تیاری ہے، میں اپوزیشن کو، میں عوام کو اور جناب سپیکر! میں آپ کو یہ ایشورنس دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے ایک ایک لائن پہ کام کیا ہے، ہماری اس بار جو بارہ مہینے کی Planning ہے، ہمیں پتہ ہے فیڈرل گورنمنٹ خود کہہ رہا ہے یہ Challenging target ہے لیکن میں بار بار اس ہاؤس کو کہوں گا، اپوزیشن کو کہوں گا، اپنے ساتھیوں کو کہوں گا کہ خدارا یہ وہ موقع ہے کہ ہم پاکستان کو اور اس صوبے کو ایک بار ٹھیک کرے۔ جناب سپیکر! انڈیا کی بات کسی وقت ہوئی تھی، کسی اور Context میں ہوئی تھی کہ انڈیا میں بزرگ لیڈرز ہوتے ہیں یہاں پہ نوجوان خواتین اور مرد جو ہیں وہ نہیں ہوتے، الفاظ میں اس لئے نہیں دہراؤں گا کیونکہ ہمارے جو لیڈر یوتھ کے Champion ہے اور وہ Mentally young بھی ہے، (تالیاں) لیکن ابھی اس عمر میں، اللہ ان کو لمبی عمر دیں، ہم ان کو یوتھ میں نہیں شامل کر سکتے لیکن ان کے لیڈر تو یوتھ کے نمائندے ہیں، اے این پی کے لیڈر تو یوتھ کے نمائندے ہیں، آپ اپنے لیڈر کے اور آپ اپنے لیڈر کے خلاف کیسے بول سکتے ہیں (تالیاں) اور آپ خواتین کے Against کیسے بول سکتے ہیں جب اس ہاؤس کی اتنی Representation خواتین کی ہے، جب پوری مسلم امہ میں پہلی وومن پرائم منسٹر آپ کی پارٹی سے تھیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ خواتین منسٹرز یا خواتین Representatives نہیں ہونی چاہئیں۔ سر! میں پیپلز پارٹی کو ہی کہوں گا کہ وہ خود ہی دیکھ لیں کہ ان کی کیا پالیسی ہے؟ ان باتوں سے آگے جاتے ہوئے درانی صاحب نے، درانی صاحب نے ایک اور بات کی جو کہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

ایک رکن: نگہت بی بی! لږ را پاخه ورپسې، ته ورپسې لږ راپاخه۔

وزیر خزانہ: (قہقہہ) جو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: سر! شاید سب سے-----

(مداخلت)

وزیر خزانہ: سب سے ضروری بات، میرا تعلق قبائلی اضلاع سے نہیں ہے لیکن میرے خیال میں میں ہر تقریر آن ریکارڈ کیونکہ یہ اس ملک کا سب سے اہم مسئلہ ہے، درانی صاحب نے جب اے ڈی پی کا Breakdown دیا تو انہوں نے کہا کہ فاٹا کا اے ڈی پی نکالیں، FATA, Federally Administered Tribal Area. Sir! These are not Federally Administered Tribal Area any more these are the part of the Province، یہ صوبے کا حصہ ہے، (تالیاں) یہ ابھی فاٹا نہیں رہا سر! تو پھر ان کی اے ڈی پی کا کیسے حصہ نکالیں؟ ایک میں آپ کو آن دی ریکارڈ کہتا ہوں کیونکہ میں نے فیڈرل گورنمنٹ کو کہا ہے، میں نے Publically بھی کہا ہے کہ اگر فاٹا کے جو 'ایکس' فاٹا کے قبائلی اضلاع کے حقوق کے لئے لڑنا ہو تو ہم نہ پارٹی دیکھیں گے نہ ہم فیڈرل گورنمنٹ دیکھیں گے، میں نے اپنی سپیچ میں بھی کہا کہ جو ساٹھ ہزار شہادتیں سویلین کی ہوئی ہیں یہاں پہ پچھلے پندرہ سال میں، جتنی پورے پاکستان میں ہوئی ہیں، اتنی سر! اس قبائلی اضلاع کی جو پچاس لاکھ عوام ہے، تیس ہزار شہادتیں وہاں پہ ہوئی ہیں، کیسے ان کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟ سر، آن دی ریکارڈ لے لیں کیونکہ علیحدہ اکاؤنٹس بن چکے ہیں، ان چیزوں پہ عوام کو گمراہ نہ کرے، پاکستان کو بڑے مسائل کا سامنا کرنا ہے، اپنے لئے مسائل Create نہ کریں، قبائلی اضلاع کا ایک بھی پیسہ وہاں سے باہر نہیں لگے گا (تالیاں) بلکہ ہم نے تو فیڈرل حکومت سے 72ارب روپے لے لئے تھے ان کے لئے، تو اگر ہم فی الحال جیسے عنایت صاحب نے کہا ہمیں این ایف سی میں قبائلی اضلاع کا حصہ نہیں ملتا لیکن یہ وہ واحد صوبہ ہے جس نے اپنا تین پرسنٹ شیئر خود سے قبائلی اضلاع کے اے ڈی پی میں ڈالے اور اس کا سائز 83ارب تک بڑھایا۔ (تالیاں) درانی صاحب نے کہا کہ ان کو 100 بلین کیوں نہیں ملے، 100 ارب کیوں نہیں ملے؟ سر! یہ Party based plane نہیں بنا تھا، Consensus کے ساتھ 2015-16 میں پلان بنا تھا سر! جب آپ فیڈرل کیبنٹ کا حصہ تھے، جس

کیبنٹ کا آپ حصہ تھے، وہاں پہ جو فارن ایڈوائزر تھے سرتاج عزیز صاحب، وہ لیڈ کر رہے تھے، اس میں چونکہ اس صوبائی حکومت کا بھی حصہ تھا، آپ کی فیڈرل حکومت کا بھی حصہ تھا بلکہ مجھے یاد ہے آپ کی پارٹی کو کچھ ایشوز تھے انضمام پہ اور وہ آپ کا حق ہے، اس پہ میں سیاست نہیں کروں گا لیکن اسی پلان کے تحت جو آپ کی فیڈرل حکومت نے بنایا، اس میں پہلے سال کا حصہ بلکہ پہلے تین سال کا حصہ ہر سال 66 ارب رکھا گیا۔ سر! آپ کا پلان تھا آپ کو پتہ ہونا چاہیئے، ہم سب کا پلان تھا کیونکہ ساتھ بنایا تھا لیکن سربراہی جو تھی وہ فیڈرل گورنمنٹ کی تھی تو اس میں آپ بھی تھے۔ سر! 66 ارب روپے کا پلان تھا 83 ارب روپے ہم لائے ہیں، 17 ارب پلان سے زیادہ۔ ہمارے لئے Individual projects میں جیسے میں نے کہا نہیں جاؤں گا لیکن چشمہ رائٹ بینک کینال کی آپ نے بات کی بالکل یہ صوبے کے لئے بہت ضروری پراجیکٹ ہے کیونکہ ہمیں ساؤتھ کو بھی دیکھنا ہے، سنٹر کو بھی دیکھنا ہے نارتھ کو بھی دیکھنا ہے، قبائلی اضلاع کو بھی دیکھنا ہے، سی آر بی سی کو بالکل صوبہ اپنا شیئر دے گا لیکن ہم فنانشل مینجمنٹ کر رہے ہیں، ابھی تک اس کا پی سی ون ECNEC سے Approve نہیں ہوا سر جب بھی اس کا پی سی ون ECNEC سے Approve ہوگا، کاش پچھلے پانچ سال میں جو ہے وہ چلا جاتا اور Approve ہو جاتا تو اس کے بعد ہم ضرور Priority پہ Funding دیتے، تو یہ تو بات ہوئی سی آر بی سی کی۔ سر! میرے دروازے اپوزیشن کے لئے نہیں، گورنمنٹ کے لئے، سب کے لئے کھلے ہیں، کبھی مشکل فیصلہ کرنا پڑے گا، تمام لوگ کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتے لیکن خاص طور پہ جیسے میں نے کہا ہے عنایت صاحب نے دوبارہ بات کی جب آپ چاہتے ہیں، میں نے بجٹ پہ، Financing پہ جیسے میں نے یہ بات بجٹ اور Actuals اور Revised estimates کی لاسٹ ائر بھی کہی تھی اور مجھے لگتا ہے Next year دوبارہ کرنا پڑے گی کیونکہ We do not seem to move forward، لگتا ہے، درانی صاحب نے ایک اور بات کی کہ بنگلہ دیش کی کرنسی کی ویلیو پاکستان سے زیادہ ہے۔ دو باتیں ہیں، ایک تو Devalue کیوں ہوئی ہے یہ جو پانچ پانچ سال Devalue نہیں ہوتی، لوگ سیاست کی خاطر پیسہ لگا کے ہر سال دو دو ارب، تین تین ارب ڈالر لگا کے صرف کرنسی کی Value ایک رکھنے کے لئے جس کا نوے فیصد فائدہ امیر Importer کو ہوتا ہے، عوام کا کچھ ہو نہ ہو کیا فرق پڑتا ہے اور اس غیر ذمہ داری کی وجہ سے ہر پانچ سال بعد کرنسی کی Devaluation کا بم جو ہے وہ گرتا ہے، پہلی بار نہیں گرا، 2013 میں بھی گرا تھا، 2008 میں بھی گرا تھا، مجھے خود یاد ہے جب 60 سے 85 پہ ڈالر گیا تھا تو وہ کس کی وجہ سے ہوا ہے، پچھلے پانچ سال تو ہماری کرنسی پہ کوئی وہ نہیں تھی؟ لیکن دوسری بات چونکہ

میرے ساتھ شاید فنانس ڈسکس کرنے تو ملنے تو نہیں آتے، تو ایک دو چیزیں میں بتا ہی دیتا ہوں، ضروری نہیں ہے کہ کرنسی کی Value کا اس کی Economy سے تعلق ہو، میں چار سال اٹلی میں رہا تھا- 1988-92 میں، ان کا اس وقت Lira ہوتا تھا، ایک ہزار Lira ایک ڈالر کے برابر تھا، پندرہ روپے کا ڈالر تھا، کیا اس وقت ہماری معیشت اٹلی سے بہتر تھی؟ نہیں، یہ تو ویلیوز ہوتی ہیں، Turkish Lira جو ہے وہ ہزاروں کا ڈالر کا ہوتا تھا تو یہ تو Sir! The thing is کہ آپ کو خود پتہ ہے جناب سپیکر! ان کو خود پتہ ہے کہ کرنسی کی Value پہ نہیں ہوتا، یہ مجھے سمجھ نہیں آتی، میری تو سیاست میں اٹھارہ مہینے ہو گئے، یہ ہم عوام کو بیوقوف بنا رہے ہوتے ہیں، یہ ویسے باتیں کرتے ہیں، کیوں ہم سمجھتے ہیں کہ عوام گمراہ ہو؟ سر! کچھ باتیں اگر چھوٹی موٹی رہ گئی ہوں تو معذرت، میں بعد میں لوں گا، ایک دو میں شیر اعظم صاحب نے، Again senior ہیں، بہت پیار سے ہمیشہ ملتے ہیں، انہوں نے اور درانی صاحب نے بھی بات کی ریٹائرمنٹ کی، اس پہ میں آتا ہوں، یہ بھی کہا کہ مختلف چیزوں پہ ٹیکس لگائے ہیں، نسوار پہ ٹیکس لگائے ہیں۔ سر! نسوار پہ ٹیکس پہلے سے لگا تھا، 1990 سے لگا تھا، اس وقت میں میرے خیال میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی یہاں پہ، 1990 سے ابھی تک وہ لگا رہا ہے، 1990 سے ایڈجسٹ نہیں ہوا تھا، اس وقت وہی جو عنایت صاحب کہہ رہے ہیں مسٹر سپیکر! کہ کرنسی Devalue ہو گئی ہے تو وہ ٹیکس تو اصلی معنوں میں اس وقت سے بہت کم ہے، میرے خیال میں تو Again economics تو یہی کہتی ہے کہ ٹیکس تو جیسے Percentage terms میں لگتا ہے تو کبھی تو وہ زیادہ ہو گا، خدارا اس پہ بھی سیاست نہ کریں۔ ریٹائرمنٹ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>وزیر خزانہ</u>: سر! ہماری حکومت نہیں تھی 1990 میں، 1990 میں آپ کی تھی، 93 میں آپ کی تھی، 2008 میں آپ کی تھی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں یہ سن لیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سن لیں، یہ سن لیں جی۔

وزیر خزانہ: سر! ریٹائرمنٹ اہم ہے، اس پہ بات کروں گا، ضروری Topic ہے، بات ہوئی گورنمنٹ میں چیلنجز کی، بالکل چیلنجز ہیں، ہم تو بار بار مانتے ہیں، میں نے ابھی دوبارہ کہا جتنا بھی ہم کام کریں گے اس سے زیادہ کام ہوگا کرنے کو، جتنا بھی ہم Fair ہونے کی کوشش کریں گے، اس سے زیادہ ہونے کی گنجائش ہمیشہ ہوگی لیکن ادارے ہیں، میں خود ایک ادارے کی جو ہے وہ، میرا تعلق ہوتا ہے۔ میرے حلقے میں جو حیات آباد کی لیبر کالونیز آتی ہیں، ان کی بہت Complaints ہوتی ہیں کہ ایک ادارہ ورکر ویلفیئر بورڈ ہو، وہ ماضی میں بہت برا چلایا گیا ہے اور اس میں جو ہے کچھ ریفارمز کریں، تو۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: No cross talk.

وزیر خزانہ: تو سر! ایسے ہم نے بہت سے اداروں میں کام کرنا ہے، بہت سے ریفارمز کرنے ہیں۔ ایک Quick correction، مجھے خوشی ہے کہ عنایت صاحب نے تو Actual figures دیکھے ہیں۔ سر! جھوٹ میں نہیں بولتا جو GST on services کی آپ نے بات کی، شاید اس وقت شور زیادہ تھا، میں نے اس وقت کہا سپیچ میں اور میری آپ سے بات ہوئی تھی کہ GST on services ہم بڑھائیں گے، آپ کو پتہ ہے کہ ٹیلی کام کا جو ٹیکس تھا، وہ تو کورٹ آرڈر پہ Frozen تھا لیکن اس کے علاوہ KPRA وہ ادارہ ہے جو کہ نان ٹیلی کام ٹیکسز میں اس نے گیارہ مہینوں میں 49 فیصد کا Increase کیا ہے، (مداخلت) نہیں 49 فیصد اور جو ان کا Actuals آپ نے فگر، میں نے اندر نہیں دیکھا، میں نے Insist کرایا ہے کہ جو Actual figures لیکن وہ Yet to date figures ہوں گے کیونکہ پورا سال تو کمپلیٹ نہیں ہوا، ان شاء اللہ KPRA تقریباً ہمارے اندازے کے مطابق 11 ارب پہ یہ سال کمپلیٹ کرے گا، اگر آپ ٹیلی کام کا پانچ ارب ڈالتے تو 16 ارب پہ کمپلیٹ کرتا، ٹارگٹ 15 ارب کا تھا یہ ساٹھ پرسنٹ کی جمپ ہوتی لیکن ابھی وہ بحال ہو گیا ہے، اگلے سال ان شاء اللہ ہم 20 ارب سے بھی زیادہ Achieve کر کے دکھائیں گے۔ NHP کی بات ہوئی، NHP پہ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے Raise کیا Because یہ نہ پاکستان تحریک انصاف کا مسئلہ ہے، نہ اے این پی کا مسئلہ ہے، نہ پیپلز پارٹی کا مسئلہ ہے، یہ صوبے کا مسئلہ ہے، اس پہ ہماری آواز ایک ہونی چاہیئے، ضروری نہیں ہے کہ اس کا حل آسان ہو چاہے حکومتیں صوبے اور سنٹر میں ایک ہی ہوں Because یہ ایک وفاق ہے، اس پہ ہمیں آپ کی سپورٹ کی ضرورت ہے، آواز اٹھائیں بالکل ہم آپ کے ساتھ ہیں اور جب ہم اٹھاتے ہیں تو آپ کو ہمارے ساتھ ہونا چاہیئے۔ عنایت صاحب! اس سال جو آپ کہہ رہے ہیں، یہ وہ پہلا تاریخی سال ہے جناب سپیکر! کہ اے جی

این قاضی کی لائن بجٹ میں Reflected ہے اماؤنٹ، ہم نے اس لئے نہیں لکھا کیونکہ وہ CCI جانا ہے لیکن ہم نے وہ فارمولا اور اس کے Against line اس لئے لکھی ہے تاکہ بالکل جیسے اپوزیشن لیڈر کہہ رہے تھے، یہ ہمارا حق ہے اور اسے ہم Reflect کریں گے اور پہلی بار تاریخ میں Reflect کیا ہے۔ این ایف سی ایوارڈ کی بات ہوئی کہ این ایف سی ایوارڈ ابھی تک ہونا چاہیئے تھا، این ایف سی ایوارڈ کا ایک ٹائم لائن ہوتا ہے، وہ ٹائم لائن ہے جون 2020، اس ملک میں میرے خیال میں ہو سکتا ہے I am wrong کہ میرے خیال میں جو مختلف این ایف سی ایوارڈز بیٹھے ہیں، اس میں کچھ ناکامیاب ہوئے ہیں کچھ کامیاب ہوئے ہیں، میری تو اتنی Encyclopedic knowledge نہیں ہے لیکن اگر میری یاداشت صحیح ہے شاید Seven successful جو ہیں این ایف سی ایوارڈ رہے ہیں، اس بار اگر ہم نہیں Achieve کریں گے تو بالکل جیسے اپوزیشن لیڈر نے کہا تو اسی این ایف سی ایوارڈ میں ہمارا پاپولیشن شیئر ایڈجسٹ ہوگا، ان شاء اللہ این ایف سی ایوارڈ میں ہم صوبے کا حق ہر گز لائیں گے لیکن اس کا ٹائم تو پورا ہونے دیں، اتنا تو I think basic information ہونی چاہیئے۔ سرپلس کی بات ہوئی، Again میں یہ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ میں نے سپیچ میں کیا الفاظ استعمال کئے تھے، وائٹ پیپر میں دیکھ لیتا ہوں اگر یہ لکھا ہے کہ On the instructions of the Federal Government، میں دیکھ کے کل Clarify بھی کر دوں گا تو یہ غلط لکھا ہے، مجھے امید ہے کہ نہیں لکھا کیونکہ جو میں نے اپنی سپیچ میں لکھا تھا، میں نے لکھا تھا At the request of the Federal Government، فیصلہ ہمارا ہے فیڈرل گورنمنٹ ہمیں Dictate نہیں کرا سکتی لیکن پاکستان کی خاطر جب پاکستان کو ایشو ہو تو اپوزیشن کی بھی فیڈرل گورنمنٹ ہو تو ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے لیکن اس ایوان کے لئے، اس صوبے کے لئے اور اس صوبے کے سارے باشندوں کے لئے پشتون اینڈ نان پشتون سب کے لئے پاکستان پہ کوئی Compromise نہیں ہے۔ میرے خیال میں آپ کو تو یہ پوچھنا چاہیئے کہ جو صوبے نہیں چھوڑ رہے سرپلس، جب ایسے حالات ہیں تو کیا وہ اپنے آپ کو پاکستان کا حصہ نہیں محسوس کرتے سر؟ جناب سپیکر! ہیلتھ اور ایجوکیشن پہ بات ہوئی اور یہ محکمہ کے بجٹ پر Actuals جو الفاظ ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن بڑے محکمے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ان میں 1.8 ملین بچوں کا حوالہ دیا ہے کہ وہ سکول سے باہر ہیں اور انہوں نے ان بچوں کا حوالہ نہیں دیا جو سکولوں کے اندر ہیں۔ جناب سپیکر! ترقی بڑی اور نئی بلڈنگز سے نہیں ہوتی، ڈاکٹرز سے ہوتی ہے، ٹیچرز سے ہوتی ہے، اس لئے وہاں پہ ان کا کرنٹ بجٹ اتنا ضروری ہے جتنا

ڈیویلپمنٹ بجٹ، اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ صرف ان بچوں کا ذکر نہ کریں Because ہمیں بار بار وہی چیزیں Feed کی جاتی ہیں جو سکولز سے باہر ہیں اور جو 50 لاکھ بچے سکولز میں ہیں اگر پچھلے دس پندرہ بیس سال میں ہم یہ سوال کرتے کہ ان کی تعلیم کی معیار کا کیا حال ہے اور اس میں سب حکومتوں کا قصور ہے، کسی حکومت نے بھی اتنا Focus نہیں کیا، میں As an external جو ہے اپنی بات کر رہا ہوں، میں اس وقت تعلیم کے شعبے میں کام کرتا تھا، اس میں سول سوسائٹی کا بھی قصور ہے کہ یعنی ہم صرف نئی بلڈنگز مانگتے ہیں، یہی کہتے ہیں اے ڈی پی میں سائز کم ہے، جو سکولز بن رہے ہوتے ہیں، وہ نہیں چل رہے ہوتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ میرے حلقے میں ایک اور بی ایچ یو یا ایک اور سکول ہونا چاہیئے جو کہ بھی نہ چلے، کیوں؟ ہمیں ان پینتالیس پچاس لاکھ بچے جو سکولوں میں ہیں، ان پہ بات کرنی چاہیئے، میرے خیال میں تو اس پہ ایوان میں سپیشل سیشن کرنا چاہیئے، بار بار ان کی بات کرنی چاہیئے، ان پہ آپ ہمیں چیلنج کریں اور بالکل میں اس چیلنج کو مانتا ہوں کیونکہ ہمیں زیادہ کام کرنا ہے لیکن اس کے لئے پیسہ نہیں چاہیئے، اس کے لئے ہمیں سسٹم کو ریفارم کرنا اور مل کے ریفارم کرنا ہے، صرف ڈیپارٹمنٹ کو نہیں اپنے ضلعوں، اپنے شہروں میں، اپنے گاؤں میں، اپنے حلقوں میں ریفارم کرنا ہے۔ سر! یہ Backward districts کی میں نے بات سنی، اس کے فارمولے سے لوکل گورنمنٹ منسٹر جو 'ایکس' تھے جناب سپیکر! وہ Agree نہیں کرتے، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم نے Backward districts کیسے نکالے؟ Backward districts ہم نے ایسے نکالے کہ ہم نے دیکھا کہ کن ڈسٹرکٹس پہ سب سے کم انویسٹمنٹ ہوئی ہے پچھلے چار پانچ سال میں، پچھلے دس سال میں اور پچھلے پانچ سال کو بھی دیکھا کیونکہ ہم اپنی پرفارمنس بھی Approve کرنا چاہتے ہیں، تو جو Less developed districts تھے جو کہ مختلف رپورٹس میں بھی ہیں،، ان میں سے صرف ایک ڈسٹرکٹ کا نام نہیں آیا باقی سب کا آیا، وہ جو ایک ڈسٹرکٹ کا نام نہیں آیا، وہ اپر دیر تھا، اتفاقاً ہماری پچھلے لوکل گورنمنٹ منسٹر بھی وہاں سے تھے جو کہ ہر کٹ موشن کو Oppose کریں گے۔ جب آپ کو ہم نے، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے تبدیلی کا آغاز اپنے آپ سے کیا کیونکہ کابینہ نے اپنی تنخواہیں پہلے کاٹیں، کاش کہ وہ لوکل گورنمنٹ منسٹر بھی تبدیلی کا آغاز بلکہ اپنے ڈسٹرکٹ کو تو حق دیتے میرے خیال میں جو باقی اپر دیر سے ایم پی ایز ہیں (تالیاں) شاید اگر ان کی بات سنیں تو کافی Interesting ہوگی کہ اپر دیر کا صرف ایک حصہ Cover ہوا ہے یا پورا اپر دیر Cover ہوا ہے؟ تھوڑی احتیاط سے بات کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر! ریٹائرمنٹ پہ آتے ہیں، کیوں کیا؟ میں نے بتایا، یہ ویسے میرا

یقین ہے کہ اگراس پہ بھی لوکل گورنمنٹ 'ایکس' منسٹر کوInvite کروں Privately تو شاید ان کی رائے اور ہو، میں غلط ضرور ہو سکتا ہوں کہ یہ میری Hypothesis ضرور ہے کہ ہم سب عادی ہیں سیاست کرنے کے، Publically کچھ اور پوزیشنز لینے ہوتے ہیں Privately ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ صحیح کام کیا ہے لیکن سیاست کرنی ہے، عوام کی جذبات اکسانے ہیں، کیوں نہ کریں؟ (قہقہہ) جناب سپیکر! میں نے یہ پہلے Explain کیا تھا شاید شور زیادہ ہوا تھا تو سنا نہیں، میں نے کہا تھا اور ڈیٹا میں سامنے لا سکتا ہوں، یہ خالی پوسٹیں بھر نہیں رہی تھیں نئی پوسٹیں بن رہی تھیں، پوری دنیا اس طرف جارہی ہے جو ہم نے وعدہ کیا ہے جو اس کے ساتھ ہی جڑتا ہے جو ایجوکیشن اور ہیلتھ کی بات ہورہی ہے، دوبارہ سے دہراتا ہوں کہ ہم نے Settled districts میں ان شاء اللہ 21 ہزار ٹیچرز کی ریکروٹمنٹ کرنی ہیں میرٹ پہ، Merged districts میں میرے خیال میں فگر چار ہزار ہیں، تین ہزار اے ایس ڈی اوز کی کرنی ہیں، ٹوٹل میں نے ریکروٹمنٹ۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ آپ کے جو کوئسچنز پوچھے گئے ہیں، ان کے وہ جوابات دے رہے ہیں، اگر آپ نہیں چاہتے تو وہ نہیں دیں گے۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> ابھی سن لیں نا؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ابھی سن لیں نا؟ آپ نے کوئسچنز کئے ہیں، ابھی وہ جواب دے رہے ہیں، اب آپ سوال بھی کرتے ہیں پھر جواب بھی نہیں سنتے ہیں تو عجیب ہے یہ؟

<u>وزیر قانون:</u> ابھی سن لیں نا، جواب سن لیں نا؟

<u>وزیر خزانہ:</u> سر! میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ان ٹیچرز میں، نہیں پتہ ہے میری آواز جو ہے وہ پہنچتی ہے، ان ٹیچرز میں اپر دیر کو بھی ان کا حصہ جائے گا اور باقی پسماندہ اضلاع کو بھی جائے گا اور باقی صوبے کو بھی جائے گا۔ (تالیاں) تو ریٹائرمنٹ پہ نوجوانوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ جو اپوزیشن کی رائے ہے، وہ تو یہ ہے کہ نہ نوجوانوں کو ایوان میں ہونا چاہیئے، نہ نوجوانوں کو لیڈر ہونا چاہیئے، وہ تو اپنے پارٹی لیڈرز کو بھی نہیں مانتے، (تالیاں) میں دوبارہ سے کہتا ہوں اور اس بات سے اپنی تقریر اور اپوزیشن کے Rebuttal کا اختتام کرتا ہوں کہ ان ریفارمز سے اور یہ بھی Clarify کرتا ہوں کہ شاید پرانے زمانے میں

تھوڑے حالات اور ہوتے تھے اور فیڈرل گورنمنٹ کی مانی جاتی تھی۔ سول سروسز ریفارمز کا آئیڈیا خیبر پختونخوا کی حکومت نے فیڈرل گورنمنٹ کو دیا ہے، ان کے آرڈر پہ نہیں کیا، خیبر پختونخوا ریفارمز میں پورے پاکستان میں سب سے آگے ہے (تالیاں) اور بھی آگے جائیں گے اور ان شاء اللہ یہ بات کہ ہم ریفارمز سے نوجوانوں کو مواقع کم نہیں کرائیں گے، 47ہزار نوکریاں پبلک سیکٹر میں Across the merged districts and the settled district، ایڈورٹائز کریں گے اور ریکروٹ کریں گے، اس پیسے سے چالیس سے پچاس ہزار نوکریاں پرائیویٹ سیکٹر میں آئیں گی۔ اے ڈی پی کے سائز سے، میرا اندازہ اور ریسرچ جو ہم نے کی تھی، اگر مجھے وہ نمبر صحیح یاد ہے تو چھ ساڑھے چھ لاکھ نوکریاں آئیں گی، شاید جناب سپیکر! اپوزیشن جو ہے وہ جو 92 فیصد لیبر فورس کا جو کہ سرکار میں کام نہیں کرتی، شاید ان کو ان کا خیال نہیں ہے، ان میں بڑے بڑے زمیندار بھی ہوں گے، زیادہ جو ہیں کم وسائل کے لوگ بھی ہوں گے، اس طبقے سے بھی ہوں گے جو کہ خود انہوں نے گورنمنٹ سیکٹر میں کام نہیں کیا ہوگا، تو مجھے یہ پیچید گی ہے کہ ہم کیوں صرف ان آٹھ پرسنٹ پر Focus کرتے ہیں جن کو پوری زندگی کی نوکری ملی ہوئی ہے، جن کو پنشن ملی ہوئی ہے اور وہ 92 فیصد عوام جن کا میں نے ذکر بھی کیا، ان کے چھوٹے موٹے مسئلے ہوتے ہیں اور جو پیسہ حکومت پہ نہیں لگتا، وہ انہی پہ لگتا ہے، کیوں یہ 92 فیصد کو نظر انداز کرتے ہیں، چاہے وہ نوجوان ہوں، چاہے وہ Middle age ہوں یا چاہے وہ Aged ہوں؟ اس صوبے کا ہر باشندہ جو ہے ہم نے ان سب کے لئے حکومت چلانی ہے صرف گورنمنٹ کی تنخواہ داروں کے لئے نہیں، 6.5 ملین یعنی 65 لاکھ اس صوبے کی لیبر فورس ہے جن میں سرکار میں کچھ پانچ ساڑھے پانچ لاکھ لوگ ہیں، جناب سپیکر! Let this beyond the record، یہ ریکارڈ پہ ہو جائے جیسے عنایت صاحب نے بھی کہا کہ آج انہوں نے صرف ان پانچ لاکھ لوگوں کی بات کی اور جو باقی 60 لاکھ لوگ لیبر فورس ہے، ان کو ان کی کم از کم کوئی پرواہ نہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے پچھلے دنوں ہمارے کامران بنگش صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہوا ہے تو میں ڈاکٹر امجد صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اجتماعی دعا کریں جی۔ دعا کریں جی، دعا کے لئے میں نے کہا ہے۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسرا میں ایک Announcement بھی کرنا چاہ رہا ہوں جی۔ یہ تمام خواتین سے ایک Application آئی ہے، مجھے ملی ہے جس پہ اپوزیشن کے ایم پی ایز کے سائن ہیں اور ہماری گورنمنٹ سائڈ کے ایم پی ایز، فیمیلز کے بھی سائن ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اگر ایسے نازیبا الفاظ دوبارہ اسمبلی میں یہاں پر (استعمال) ہوتے رہیں گے تو پھر ہم اسمبلی میں نہیں بیٹھیں گے۔ تو میری ریکویسٹ تمام پارلیمنٹیرینز سے ہے کہ آئندہ فیمیلز کی موجودگی میں ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جی، تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے تھے، Personal explanation پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

ذاتی وضاحت

قائد حزب اختلاف: فنانس منسٹر صاحب نے دوبار میرا بھی اور عنایت اللہ خان کا ذکر کیا اپنی سپیچ میں ان جوابات کا لیکن اس نے کچھ اور انداز میں کیا۔ فنانس منسٹر صاحب کو میں نے کئی بار کہا اور میں خود اس کے آفس آنا چاہتا ہوں کہ جب میں چیف منسٹر تھا، وہ ریکارڈ نکالیں کہ اس صوبے پہ کتنا قرضہ تھا اور پھر میں نے واپس کتنا کیا ہے وہ مہنگا قرضہ؟ پھر حیدر خان آئے، وہ بھی نکالیں اور پھر پرویز خٹک صاحب کا بھی نکالیں۔ دوسرا یہ ہے کہ جب ہم تھے تو چھ بلین تھے صرف ہائیڈل کے، نہ آئل اینڈ گیس کے تھے، نہ این ایف سی ایوارڈ ہوا تھا، اس پہ ہم نے آپ کو جو جب سے پاکستان بنا تھا، اس وقت سے لے کر جب میں چیف منسٹر بنا تو اس وقت میں نے آپ کے کالجز اور سکول ڈبل کئے ہیں، ریکارڈ پر ہیں آپ نکالیں، یونیورسٹیاں چار تھیں، اس کو ہم نے 09 کئے ہیں، اس وقت میں اور خاص کر ہم نے اس طرح نہیں کیا تھا جس طرح کچھ ہو رہا ہے یہ پانچ سالوں میں۔ پشاور کو خواتین یونیورسٹی ہم نے دی، پشاور کو گرلز میڈیکل کالج ہم نے دیا، پشاور کو کارڈیالوجی سنٹر (تالیاں) ہم نے دیا، پشاور کو کڈنی سنٹر ہم نے دیا اور وہی، پھر یونیورسٹیاں ہیں۔ ابھی آتے ہیں اس پہ، ایک بات اس نے چھوڑ دی، ایک تو اس کی وضاحت نہیں کی جو میں نے پوچھا کہ 100 ارب روپے آپ نے وعدہ کیا تھا لیکن یہاں پر 82 ارب ہے، اس کی Commitment پہ میں آتا ہوں، میرے سامنے اس نے Commitment کی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

قائد حزب اختلاف: جناب! میں شکریہ ادا کرتا ہوں فنانس منسٹر کا کہ اس نے یہاں پر Commitment کی کہ فاٹا کا جو پیسہ ہے وہ فاٹا پہ لگے گا کہیں اور نہیں لگے گا۔ میں نے آپ کو تجویز دی ہے کہ یہ اس صورت میں لگے گا باقی آپ کے خزانے میں آئے گا اور پھر دوبارہ پھر 82 ارب ہو گا اور اس میں سے جو 60 ارب بچت ہو جائے، وہ نہیں ادھر جائے گا، اس پہ ہم ٹرسٹ نہیں کر سکتے۔ آپ میرے ساتھ یہاں پر، میں نے فاٹا کا نہیں کہا تھا، میں نے FATA merged area جو ابھی Merge ہوا ہے Settled میں، میں نے کہا تھا کہ ڈیویلپمنٹ فنڈ آپ اس کا رکھیں اور یہ 82 ارب روپے اس ڈیویلپمنٹ فنڈ میں رکھیں کہ چونکہ سال کے بعد اگر خرچ نہ ہوں تو یہ ادھر ہی آئیں گے، آپ کے خزانے میں نہیں آئیں گے وہ آپ کو واپس، آپ ذرا مجھے یہ کلیئر کریں۔ دوسرا یہ جی کہ 117 بچے میرے بیٹھے ہیں وہاں پل کے نیچے، فاٹا کے سرپلس ملازم ہیں سیکرٹریٹ کے اور ان کے ساتھ 17 گریڈ کے سات آفیسرز ہیں جو کہ دھوپ میں بھی بیٹھے ہیں، وہاں پر ابھی ہم خود بھی کوشش کریں گے کہ وہاں پر جائیں، آپ یہ بھی اعلان کریں اگر فاٹا سے آپ کی محبت ہے کہ یہ 117 جو کنٹریکٹ ملازمین ہیں یا ڈیلی ویجز ہیں، ان کو میں Permanent (کرنے) کا اعلان کرتا ہوں، اتنی بڑی بات نہیں، ان لوگوں کے زخم پہ ایک وہ مرہم آئے گی اور آپ یہ بھی اعلان کریں کہ فاٹا کا ایریا ڈیویلپمنٹ فنڈ ہم لگائیں گے اور نیا ایکٹ لائیں گے، اس ایکٹ کے تحت یہ پیسہ ادھر ہی ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جی، میں Already اس بات پر ایشورنس دیتا ہوں ان کو کہ جو ہم نے سسٹم بنایا ہے اکاؤنٹنگ کا قبائلی اضلاع میں، ان کو میں فاٹا نہیں کہوں گا کیونکہ میں یہی کہہ رہا تھا کہ فاٹا کا مطلب ہے کہ ہم یہ مان رہے ہیں کہ ان پہ ابھی بھی اسلام آباد کی حکمرانی ہے، وہ ابھی برابر کے حکمران ہیں اس صوبے کے کہ جو ان پہ پیسے لگنے ہیں (تالیاں) جو ان پہ صرف، اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیڈر آف دی اپوزیشن کا کہ وہ ابھی میری بات کو سمجھ گئے ہیں کہ وہ اکاؤنٹس جو بنے ہوئے ہیں، ان سے واپس پیسہ نہیں آ سکتا تو جو بات آپ کہہ رہے ہیں، وہ نہیں آ سکتا، وہ قبائلی اضلاع کا اکاؤنٹ ہے، وہ Separate account بنایا اس لئے ہے کہ اگر اس سال کا Carryover ہو گا، وہ اگلے سال ہو گا، ہم نے یہ کام Already کیا ہوا ہے، اس کام کے لئے جو ہم نے لڑائی کی ہوئی ہے، Obviously ہر جگہ جو ہے پیسے کا چیلنج ہوتا ہے لیکن یہ لیڈر آف دی

اپوزیشن کے ہی صوبے کی حکومت ہے، جو ان کی تجویز ہے، بڑی اچھی تجویز ہے اور ان کی تجویز کرنے سے پہلے اس پہ حکومت نے کام کیا ہے، بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:30 am morning of Saturday, 22nd June, 2019.

(اجلاس بروز سنیچر مورخہ 22 جون 2019ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)